سلسلۂ اَربعینات

چالیس اَحادیثِ مبارکہ

تُحفَۃُ الأَنَام

فِي

فَضْلِ الصَّلَاۃِ وَالسَّلَام

﴿فضیلتِ درود و سلام﴾

شیخ الاسلام الدکتور محمد طاہر القادری

منہاج القرآن پبلیکیشنز

سلسلۂ اَربعینات

چالیس اَحادیثِ مبارکہ

تُحفَةُ الأَنَام

فِي

فَضلِ الصَّلَاةِ وَالسَّلَام

﴿فضیلتِ درود وسلام﴾

تألیف

شیخ الاسلام الدکتور محمّد طاہر القادری

مِنھاجُ القرآن پبلیکیشنز

365-ایم، ماڈل ٹاؤن، لاہور، فون :3516 8514، 111-140-140(42-92+)

یوسف مارکیٹ، غزنی سٹریٹ، اُردو بازار، لاہور، فون: 37237695 (42-92+)

www.Minhaj.org - www.Minhaj.biz

جملہ حقوق بحقِ تحریکِ منہاج القرآن محفوظ ہیں

نام کتاب : تُحفَةُ الأنَام في فَضْلِ الصَّلاةِ وَالسَّلام

﴿فضیلتِ درود و سلام﴾

تالیف : شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری

معاونِ ترجمہ و تخریج : حافظ ظہیر احمد الاسنادی

اِہتمامِ اِشاعت : فریدِ ملّتؒ رِیسرچ اِنسٹی ٹیوٹ Research.com.pk

مطبع : منہاج القرآن پرنٹرز، لاہور

اِشاعتِ اَوّل : اگست 2011ء

تعداد : 1,200

قیمت : -/50 روپے

نوٹ: شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری کی تصانیف اور خطبات و لیکچرز کی کیسٹس اور CDs و DVDs سے حاصل ہونے والی جملہ آمدنی اُن کی طرف سے ہمیشہ کے لیے **تحریکِ منہاج القرآن** کے لیے وقف ہے۔
(ڈائریکٹر منہاج القرآن پبلی کیشنز)

fmri@research.com.pk

بسم الله الرحمن الرحيم

مَوْلَایَ صَلِّ وَسَلِّمْ دَآئِمًا اَبَدًا

عَلٰی حَبِیْبِکَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّهِمِ

مُحَمَّدٌ سَیِّدُ الْکَوْنَیْنِ وَالثَّقَلَیْنِ

وَالْفَرِیْقَیْنِ مِنْ عُرْبٍ وَّمِنْ عَجَمِ

﴿صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَعَلٰی آلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَ بَارَکَ وَسَلَّمَ﴾

منہاج انٹرنیٹ بیورو کی پیشکش

www.MinhajBooks.com

حکومتِ پنجاب کے نوٹیفکیشن نمبر ایس او (پی-۱) ۴-۱ / ۸۰ پی آئی وی، مؤرّخہ ۳۱ جولائی ۱۹۸۴ء؛ حکومتِ بلوچستان کی چٹھی نمبر ۸۷-۴-۲۰ جنرل و ایم ۴ / ۰ ۷ ۹-۳ ۷، مؤرّخہ ۲۶ دسمبر ۱۹۸۷ء؛ حکومتِ شمال مغربی سرحدی صوبہ کی چٹھی نمبر ۲۴۴۱۱-۶۷ این-۱ / اے ڈی (لائبریری)، مؤرّخہ ۲۰ اگست ۱۹۸۶ء؛ اور حکومتِ آزاد ریاست جموں و کشمیر کی چٹھی نمبر س ت / اِنتظامیہ ۶۳-۸۰۶۱ / ۹۲، مؤرّخہ ۲ جون ۱۹۹۲ء کے تحت شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری کی تصنیف کردہ کتب تمام تعلیمی اِداروں کی لائبریریوں کے لیے منظور شدہ ہیں۔

حرفِ آغاز

حضور نبی اکرم ﷺ پر صلاۃ وسلام بھیجنا حکمِ الٰہی، ایک منفرد وظیفہ، بے مثل عبادت، عظیم الشان دعا اور قطعی القبول عمل ہے۔ یہ قربِ خداوندی اور قربِ نبوی ﷺ کے حصول کا بہترین ذریعہ ہے۔ اِرشادِ باری تعالیٰ ہے:

هُوَ الَّذِیْ یُصَلِّیْ عَلَیْکُمْ وَمَلٰٓئِکَتُهٗ لِیُخْرِجَکُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَی النُّوْرِ ط وَکَانَ بِالْمُؤْمِنِیْنَ رَحِیْمًا○ (الأحزاب، ۳۳: ۴۳)

''وہی ہے جو تم پر درود بھیجتا ہے اور اس کے فرشتے بھی، تاکہ تمہیں اندھیروں سے نکال کر نور کی طرف لے جائے اور وہ مومنوں پر بڑی مہربانی فرمانے والا ہے○''

امام ابن منظور افریقی کے مطابق لفظ صلاۃ کے کئی معانی ہیں جن میں 'دعا'، 'اِستغفار'، 'رحمت'، 'برکت'، 'اِشاعتِ ذکرجمیل' اور 'نماز' زیادہ معروف ہیں۔ لیکن حضور نبی اکرم ﷺ پر صلاۃ کے حوالے سے جب اس لفظ کا ذکر آئے تو اگر اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی طرف سے ہو تو اس کا معنی 'نزولِ رحمت' ہوتا ہے، فرشتوں کی طرف سے ہو تو 'دعا' اور اگر اس کا تعلق بندوں سے ہو تو اس کا معنی 'طلبِ رحمت' ہوتا ہے۔

حضور نبی اکرم ﷺ پر اللہ تعالیٰ اور اس کے ملائکہ کے درود بھیجنے کا یہ

شرف دائمی و اَبدی ہے اور کسی ایک زمانے کے ساتھ مخصوص نہیں کیوں کہ یہ سنتِ الٰہیہ ہے، اور سنتِ الٰہیہ میں دوام ہوتا ہے۔ اگرچہ اَحکامِ اِلٰہیہ میں تبدیلی آتی رہتی ہے مگر سنتِ اِلٰہیہ تبدیل نہیں ہوتی۔ قرآن حکیم نے اِس حقیقت کو یوں بیان کیا ہے:

فَلَنْ تَجِدَ لِسُنَّتِ اللهِ تَبْدِيْلًاج وَلَنْ تَجِدَ لِسُنَّتِ اللهِ تَحْوِيْلًا○

(فاطر، ٣٥: ٤٣)

’’سو آپ اللہ کی سنت میں ہرگز کوئی تبدیلی نہیں پائیں گے اور نہ ہی اللہ کی سنت میں ہرگز کوئی پھرنا پائیں گے○‘‘

صلاۃ و سلام کے فضائل کے حوالے سے خود حضور نبی اکرم ﷺ سے بہت سے اِرشادات مروی ہیں جن سے اس عظیم الشان عمل کی اَہمیت اور فضیلت واضح ہوتی ہے۔ زیرِنظر ’اَربعین‘ میں شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری مدّ ظلّه العالی نے حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمتِ اقدس میں درود و سلام پیش کرنے کا حکم، اس کی برکات و فضائل، درود پاک کے مختلف صیغے اور درود نہ پڑھنے والے شخص کی مذمت پر مشتمل مستند ذخیرۂ حدیث سے چالیس اَحادیث مبارکہ جمع کرنے کی سعادت حاصل کی ہے۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ ہمیں درود و سلام کی برکات و فیوضات سے کماحقہٗ اِستفادہ کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین بجاہ سید المرسلین ﷺ)

(حافظ ظہیر اَحمد الِاسنادی)

رِیسرچ اسکالر، فریدِ ملت رِیسرچ انسٹی ٹیوٹ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَلآیَاتُ الْقُرْآنِیَّۃُ

١.	اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ ؕ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا ۝ (الأحزاب، ٣٣: ٥٦)

’’بے شک اللہ اور اس کے (سب) فرشتے نبیِ (مکرّم ﷺ) پر درود بھیجتے رہتے ہیں، اے ایمان والو! تم (بھی) اُن پر درود بھیجا کرو اور خوب سلام بھیجا کرو ۝‘‘

٢.	هُوَ الَّذِيْ يُصَلِّيْ عَلَيْكُمْ وَ مَلٰٓئِكَتُهٗ لِيُخْرِجَكُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ ؕ وَ كَانَ بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَحِيْمًا ۝ (الأحزاب، ٣٣: ٤٣)

’’وہی ہے جو تم پر درود بھیجتا ہے اور اس کے فرشتے بھی، تاکہ تمہیں اندھیروں سے نکال کر نور کی طرف لے جائے اور وہ مومنوں پر بڑی مہربانی فرمانے والا ہے ۝‘‘

اَلْأَحَادِيْثُ النَّبَوِيَّةُ

١. عَنْ أَوْسِ بْنِ أَوْسٍ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: إِنَّ مِنْ أَفْضَلِ أَيَّامِكُمْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ، فِيْهِ خُلِقَ آدَمُ، وَفِيْهِ قُبِضَ، وَفِيْهِ

١: أخرجه أبو داود في السنن،كتاب الصلاة، باب فضل يوم الجمعة وليلة الجمعة، ٢٧٥/١، الرقم: ١٠٤٧، وأيضًا في كتاب الصلاة، باب في الاستغفار، ٨٨/٢، الرقم: ١٥٣١، والنسائي في السنن ،كتاب الجمعة، باب بإكثار الصلاة على النبي ﷺ يوم الجمعة، ٩١/٣، الرقم: ١٣٧٤، وأيضًا في السنن الكبرى، ٥١٩/١، الرقم: ١٦٦٦، وابن ماجه في السنن، كتاب إقامة الصلاة، باب في فضل الجمعة، ٣٤٥/١، الرقم: ١٠٨٥، والدارمي في السنن، ٤٤٥/١، الرقم: ١٥٧٢، وأحمد بن حنبل في المسند، ٨/٤، الرقم: ١٦٢٠٧، وابن أبي شيبة في المصنف، ٢٥٣/٢، الرقم: ٨٦٩٧، وابن خزيمة في الصحيح، ١١٨/٣، الرقم: ١٧٣٣ـ١٧٣٤، وابن حبان في الصحيح، ١٩٠/٣، الرقم:٩١٠، والحاكم في المستدرك، ٤١٣/١، الرقم: ١٠٢٩، والبزار في المسند، ٤١١/٨، الرقم: ٣٤٨٥،ـــ

منہاج انٹرنیٹ بیورو کی پیشکش www.MinhajBooks.com

النَّفُخَةُ، وَفِيُهِ الصَّعُقَةُ، فَأَكُثِرُوُا عَلَيَّ مِنَ الصَّلَاةِ فِيُهِ، فَإِنَّ صَلَاتَكُمُ مَعُرُوُضَةٌ عَلَيَّ، قَالَ: قَالُوُا: يَا رَسُوُلَ اللهِ، كَيُفَ تُعُرَضُ صَلَاتُنَا عَلَيُكَ وَقَدُ أَرِمُتَ؟ قَالَ: يَقُوُلُوُنَ: بَلِيُتَ. قَالَ: إِنَّ اللهَ ﷻ حَرَّمَ عَلَى الْأَرُضِ أَجُسَادَ الْأَنُبِيَاءِ.

وفي رواية: فَقَالَ: إِنَّ اللهَ جَلَّ وَعَلَا حَرَّمَ عَلَى الْأَرُضِ أَنُ تَأُكُلَ أَجُسَامَنَا.

رَوَاهُ أَبُوُ دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَابُنُ مَاجَه وَالدَّارِمِيُّ. وَقَالَ الُحَاكِمُ: هٰذَا حَدِيُثٌ صَحِيُحٌ عَلٰى شَرُطِ الْبُخَارِيِّ. وَقَالَ الُوَادِيَاشِيُّ: صَحَّحَهُ ابُنُ حِبَّانَ.

.... والطبراني في المعجم الأوسط، ٥/٩٧، الرقم: ٤٧٨٠، وأيضًا في المعجم الكبير، ١/٢٦١، الرقم: ٥٨٩، والبيهقي في السنن الصغرى، ١/٣٧١، الرقم: ٦٣٤، وأيضًا في السنن الكبرى، ٣/٢٤٨، الرقم: ٥٧٨٩، وأيضًا في شعب الإيمان، ٣/١٠٩، الرقم: ٣٠٢٩، والجهضمي في فضل الصلاة على النبي ﷺ/٣٧، الرقم: ٢٢، والوادياشي في تحفة المحتاج، ١/٥٢٤، الرقم: ٦٦١، والعسقلاني في فتح الباري، ١١/٣٧٠، والعجلوني في كشف الخفاء، ١/١٩٠، الرقم: ٥٠١، وابن كثير في تفسير القرآن العظيم، ٣/٥١٥۔

وَقَالَ الْعَسْقَلَانِيُّ: وَصَحَّحَهُ ابْنُ خُزَيْمَةَ. وَقَالَ الْعَجْلُوْنِيُّ: رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ بِإِسْنَادٍ جَيِّدٍ. وَقَالَ ابْنُ كَثِيْرٍ: وَقَدْ صَحَّحَ هٰذَا الْحَدِيْثَ بْنُ خُزَيْمَةَ، وَابْنُ حِبَّانَ، وَالدَّارَ قُطْنِيُّ، وَالنَّوَوِيُّ فِي الْأَذْكَارِ.

’’حضرت اَوس بن اَوس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: بیشک تمہارے دنوں میں سے جمعہ کا دن سب سے بہتر ہے۔ اِس دن حضرت آدم علیہ السلام پیدا ہوئے اور اسی دن انہوں نے وفات پائی اور اسی دن صور پھونکا جائے گا اور اسی دن سخت آواز ظاہر ہو گی۔ سو اس دن مجھ پر کثرت سے درود بھیجا کرو، کیوں کہ تمہارا درود مجھ پر پیش کیا جاتا ہے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ہمارا درود آپ کے وصال کے بعد آپ کو کیسے پیش کیا جائے گا؟ کیا آپ کا جسدِ مبارک خاک میں نہیں مل چکا ہو گا؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: (نہیں ایسا نہیں ہے) اللہ تعالیٰ نے زمین پر اَنبیاءِ کرام (علیھم السلام) کے جسموں کو (کھانا یا کسی بھی قسم کا نقصان پہنچانا) حرام فرما دیا ہے۔‘‘

ایک روایت میں ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: بے شک اللہ بزرگ و برتر نے زمین پر حرام قرار دیا ہے کہ وہ ہمارے جسموں کو کھائے۔‘‘

اِس حدیث کو امام ابو داود، نسائی، ابن ماجہ اور دارمی نے روایت کیا ہے۔ امام حاکم نے فرمایا: یہ حدیث امام بخاری کی شرائط پر صحیح ہے اور امام وادیاشی نے بھی فرمایا: اِسے امام ابن حبان نے صحیح قرار دیا ہے۔ اور امام عسقلانی نے فرمایا: اِسے امام

ابن خزیمہ نے صحیح قرار دیا ہے اور امام عجلونی نے فرمایا: اِسے امام بیہقی نے جید سند کے ساتھ روایت کیا ہے۔ علامہ ابن کثیر نے فرمایا: اِسے امام ابن خزیمہ، ابن حبان، دارقطنی اورنووی نے الأذکار میں صحیح قرار دیا ہے۔

۲. عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: أَكْثِرُوْا الصَّلَاةَ عَلَيَّ يَوْمَ الْجُمُعَةِ، فَإِنَّهُ مَشْهُوْدٌ تَشْهَدُهُ الْمَلَائِكَةُ، وَإِنَّ أَحَدًا لَنْ يُصَلِّيَ عَلَيَّ إِلَّا عُرِضَتْ عَلَيَّ صَلَاتُهُ حَتّٰى يَفْرُغَ مِنْهَا. قَالَ: قُلْتُ: وَبَعْدَ الْمَوْتِ؟ قَالَ: وَبَعْدَ الْمَوْتِ، إِنَّ اللهَ حَرَّمَ عَلَى الْأَرْضِ أَنْ تَأْكُلَ أَجْسَادَ الْأَنْبِيَاءِ، فَنَبِيُّ اللهِ حَيٌّ يُرْزَقُ.

رَوَاهُ ابْنُ مَاجَه بِإِسْنَادٍ صَحِيْحٍ. وَقَالَ الْمُنْذِرِيُّ: رَوَاهُ ابْنُ مَاجَه بِإِسْنَادٍ جَيِّدٍ. وَقَالَ الْمُنَاوِيُّ: قَالَ الدَّمِيْرِيُّ: رِجَالُهُ ثِقَاتٌ. وَقَالَ الْعَجْلُوْنِيُّ: حَسَنٌ.

۲: أخرجه ابن ماجه في السنن، كتاب الجنائز، باب ذكر وفاته ودفنه ﷺ، ۱/۵۲٤، الرقم: ۱٦۳۷، والمنذري في الترغيب والترهيب، ۲/۳۲۸، الرقم: ۲۵۸۲، وابن كثير في تفسير القرآن العظيم، ۳/۵۱۵، ٤/٤۹۳، والمناوي في فيض القدير، ۲/۸۷، والعجلوني في كشف الخفاء، ۱/۱۹۰، الرقم: ۵۰۱۔

’’حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جمعہ کے دن مجھ پر کثرت سے درود بھیجا کرو، یہ یوم مشہود (یعنی میری بارگاہ میں فرشتوں کی حاضری کا خصوصی دن) ہے۔ اِس دن فرشتے (کثرت سے میری بارگاہ میں) حاضر ہوتے ہیں، جب کوئی شخص مجھ پر درود بھیجتا ہے تو اُس کے فارغ ہونے تک اُس کا درود میرے سامنے پیش کر دیا جاتا ہے۔ حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے عرض کیا: (یا رسول اللہ!) اور آپ کے وصال کے بعد (کیا ہوگا)؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ہاں (میری ظاہری) وفات کے بعد بھی (میرے سامنے اسی طرح پیش کیا جائے گا کیوں کہ) اللہ تعالیٰ نے زمین پر انبیاءِ کرام علیھم السلام کے جسموں کا کھانا حرام کر دیا ہے۔ سو اللہ تعالیٰ کا نبی زندہ ہوتا ہے اور اُسے رزق بھی عطا کیا جاتا ہے۔‘‘

اس حدیث کو امام ابن ماجہ نے صحیح سند کے ساتھ روایت کیا ہے۔ امام منذری نے فرمایا: اِسے امام ابن ماجہ نے جید اسناد کے ساتھ روایت کیا ہے اور امام مناوی نے بیان کیا کہ امام دمیری نے فرمایا: اِس کے رجال ثقات ہیں۔ امام عجلونی نے بھی اسے حدیثِ حسن کہا ہے۔

۳. عَنْ فَضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: بَيْنَا رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قَاعِدٌ إِذْ

۳: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب الدعوات، باب ما جاء في جامع الدعوات عن النبي صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، ٥/٥١٦، الرقم: ٣٤٧٦، ـــ

دَخَلَ رَجُلٌ فَصَلّٰى فَقَالَ: اَللّٰهُمَّ، اغْفِرْ لِي وَارْحَمْنِي، فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: عَجِلْتَ، أَيُّهَا الْمُصَلِّي، إِذَا صَلَّيْتَ، فَقَعَدْتَ، فَاحْمَدِ اللهَ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ، وَصَلِّ عَلَيَّ، ثُمَّ ادْعُهُ قَالَ: ثُمَّ صَلّٰى رَجُلٌ آخَرُ بَعْدَ ذَالِکَ، فَحَمِدَ اللهَ وَصَلّٰى عَلَى النَّبِيِّ ﷺ. فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ: أَيُّهَا الْمُصَلِّي، اُدْعُ تُجَبْ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ خُزَيْمَةَ، وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ. وَقَالَ الْمُنْذِرِيُّ: حَدِيْثٌ حَسَنٌ. وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ: فِيْهِ رُشْدَيْنُ بْنُ سَعْدٍ حَدِيْثُهُ فِي الرِّقَاقِ مَقْبُوْلٌ وَبَقِيَّةُ رِجَالِهِ ثِقَاتٌ.

’’حضرت فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ایک مرتبہ حضور نبی اکرم ﷺ ہمارے درمیان تشریف فرما تھے کہ اچانک ایک شخص آیا اور اس نے نماز ادا کی اور یہ

.... والنسائي في السنن، كتاب السهو، باب التمجيد والصلاة على النبي ﷺ في الصلاة، ٣/٤٤، الرقم: ١٢٨٤، وأيضًا في السنن الكبرى، ١/٣٨٠، الرقم: ١٢٠٧، وابن خزيمة في الصحيح، ١/٣٥١، الرقم: ٧٠٩، والطبراني في المعجم الكبير، ١٨/٣٠٧، الرقم: ٧٩٢، ٧٩٤ـ ٧٩٥، وأيضًا في الدعاء/٤٦، الرقم: ٨٩ـ ٩٠، والمنذري في الترغيب والترهيب، ٢/٣١٩، الرقم: ٢٥٤٤، والهيثمي في مجمع الزوائد، ١٠/١٥٥ـ

دعا مانگی: ''اے اللہ! مجھے بخش دے اور مجھ پر رحم فرما۔'' تو حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے نمازی! تو نے جلدی کی جب نماز پڑھ چکو تو پھر سکون سے بیٹھ جاؤ، پھر اللہ تعالیٰ کے شایان شان اس کی حمد و ثنا کرو، اور پھر مجھ پر درود و سلام بھیجو اور پھر دعا مانگو۔ راوی بیان کرتے ہیں کہ پھر ایک اور شخص نے نماز ادا کی، تو اس نے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا بیان کی، اور حضور نبی اکرم ﷺ پر درود و سلام بھیجا تو حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے نمازی! (اپنے رب) سے مانگو تمہیں عطا کیا جائے گا۔''

اس حدیث کو امام ترمذی، نسائی اور ابن خزیمہ نے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن ہے۔ اور امام منذری نے بھی اسے حسن قرار دیا ہے۔ اور امام ہیثمی نے فرمایا: اس کی سند میں رشدین بن سعد ہیں جن کی روایات رقاق میں مقبول ہیں اور بقیہ تمام رجال بھی ثقہ ہیں۔

٤. عَنْ أَبِي حُمَيْدٍ أَوْ أَبِي أُسَيْدٍ الْأَنْصَارِيِّ رضي الله عنه يَقُوْلُ: قَالَ

٤: أخرجه أبو داود في السنن، كتاب الصلاة، باب فيما يقوله الرجل عند دخوله المسجد، ١/١٢٦، الرقم: ٤٦٥، وابن ماجه في السنن، كتاب المساجد والجماعات، باب الدعاء عند دخول المسجد، ١/٢٥٤، الرقم: ٧٧٢، والدارمي في السنن، ١/٣٧٧، الرقم: ١٣٩٤، وابن حبان في الصحيح، ٥/٣٩٧، الرقم: ٢٠٤٨، والرازي في علل الحديث، ١/١٧٨، الرقم: ٥٠٩۔

رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: إِذَا دَخَلَ أَحَدُكُمُ الْمَسْجِدَ فَلْيُسَلِّمْ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ ثُمَّ لِيَقُلْ: اَللّٰهُمَّ افْتَحْ لِي أَبْوَابَ رَحْمَتِکَ، فَإِذَا خَرَجَ فَلْيَقُلْ: اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُکَ مِنْ فَضْلِکَ.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَبُوْ دَاوُدَ وَاللَّفْظُ لَهُ وَابْنُ مَاجَه وَالدَّارِمِيُّ.

وَقَالَ الرَّازِيُّ: قَالَ أَبُوْ زُرْعَةَ: عَنْ أَبِي حُمَيْدٍ وَأَبِي أُسَيْدٍ كِلَاهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَصَحُّ. وَقَالَ الْمُنَاوِيُّ: إِذَا دَخَلَ أَحَدُكُمُ الْمَسْجِدَ فَلْيُسَلِّمْ نَدْبًا مُؤَكَّدًا أَوْ وُجُوْبًا عَلَى النَّبِيِّ ﷺ لِأَنَّ الْمَسَاجِدَ مَحَلُّ الذِّكْرِ، وَالسَّلَامُ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ مِنْهُ.

''حضرت ابو حمید الساعدی یا ابو اُسید الانصاری رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی مسجد میں داخل ہو تو اُسے چاہیے کہ وہ حضور نبی اکرم ﷺ پر سلام بھیجے پھر کہے: ''اے اللہ! میرے لیے اپنی رحمت کے دروازے کھول دے۔ اور جب مسجد سے باہر نکلے تو کہے: ''اے اللہ! میں تجھ سے تیرا فضل مانگتا ہوں۔''

اس حدیث کو امام مسلم، ابو داود نے مذکورہ الفاظ میں اور ابن ماجہ و دارمی

نے روایت کیا ہے۔

امام ابو حاتم رازی نے بیان کیا کہ امام ابو زُرعہ نے فرمایا: حضرت ابو حمید اور ابو اُسید رضی اللہ عنہما دونوں سے مروی روایات صحیح تر ہوتی ہیں۔ اور امام مناوی نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی مسجد میں داخل ہو تو اسے حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں سلام کو محبوب، ضروری اور لازم سمجھتے ہوئے عرض کرنا چاہیے کیوں کہ مساجد ذکر کرنے کی جگہ ہیں اور حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں سلام عرض کرنا بھی ذکر الٰہی ہی ہے۔

٥. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: لَا تَجْعَلُوْا

٥: أخرجه أبو داود في السنن، كتاب المناسك، باب زيارة القبور، ٢/٢١٨، الرقم: ٢٠٤٢، وأحمد بن حنبل في المسند، ٢/٣٦٧، الرقم: ٨٧٩٠، وابن أبي شيبة في المصنف، ٢/١٥٠، الرقم: ٧٥٤٢، وأيضًا، ٣/٣٠، الرقم: ١١٨١٨، والطبراني في المعجم الأوسط، ٨/٨١، الرقم: ٨٠٣٠، والبزار عن علي رضي الله عنه في المسند، ٢/١٤٧، الرقم: ٥٠٩، والبيهقي في شعب الإيمان، ٣/٤٩١، الرقم: ٤١٦٢، والديلمي في مسند الفردوس، ٥/١٥، الرقم: ٧٣٠٧، وابن سرايا في سلاح المؤمن في الدعاء، ١/٤٤، الرقم: ٢٧، وابن كثير في تفسير القرآن العظيم، ١٣/٥١٦، والنووي في رياض الصالحين، ١/٣١٦۔

بُيُوْتَكُمْ قُبُوْرًا وَلَا تَجْعَلُوْا قَبْرِي عِيْدًا وَصَلُّوْا عَلَيَّ فَإِنَّ صَلَاتَكُمْ تَبْلُغُنِي حَيْثُ كُنْتُمْ.

رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ وَأَحْمَدُ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ عَنْ عَلِيٍّ ﷺ، وَالطَّبَرَانِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ. وَقَالَ النَّوَوِيُّ: رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ بِإِسْنَادٍ صَحِيْحٍ وَأَيَّدَهُ ابْنُ كَثِيْرٍ.

’’حضرت ابو ہریرہ ﷺ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اپنے گھروں کو قبرستان نہ بناؤ (یعنی اپنے گھروں میں بھی نماز پڑھا کرو انہیں قبرستان کی طرح ویران نہ رکھو) اور نہ ہی میری قبر کو عید گاہ بناؤ (کہ جس طرح عید سال میں دو مرتبہ آتی ہے اس طرح تم سال میں صرف ایک یا دو دفعہ میری قبر کی زیارت کرو بلکہ میری قبر کی جس قدر ممکن ہو کثرت سے زیارت کیا کرو) اور مجھ پر (کثرت سے) درود بھیجا کرو۔ سو تم جہاں کہیں بھی ہوتے ہو تمہارا درود مجھے پہنچ جاتا ہے۔‘‘

اِس حدیث کو امام ابو داود، احمد اور ابن ابی شیبہ نے حضرت علی ﷺ سے اور طبرانی و بیہقی نے روایت کیا ہے۔ امام نووی نے فرمایا: اِسے امام ابو داود نے صحیح سند کے ساتھ روایت کیا ہے اور امام ابن کثیر نے بھی اِن کی تائید کی ہے۔

٦. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ﷺ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: مَنْ ذُكِرْتُ

٦: أخرجه النسائي في السنن الكبرى، كتاب عمل اليوم والليلة، باب ثواب الصلاة على النبي ﷺ، ٦/٢١، الرقم: ٩٨٨٩، وأبو ـــ

عِنْدَهُ فَلْيُصَلِّ عَلَيَّ، وَمَنْ صَلّٰى عَلَيَّ مَرَّةً صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ عَشْرًا.

رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَأَبُوْ يَعْلٰى وَالطَّبَرَانِيُّ، وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ: رِجَالُهُ رِجَالُ الصَّحِيْحِ.

''حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت بیان فرماتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس شخص کے سامنے بھی میرا ذکر ہو اسے چاہیے کہ مجھ پر درود بھیجے اور جو مجھ پر ایک مرتبہ درود بھیجتا ہے اللہ تعالیٰ (بصورتِ رحمت) اس پر دس مرتبہ درود بھیجتا ہے۔''

اسے امام نسائی، ابو یعلی اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔ امام ہیثمی نے فرمایا: اس سند کے رجال صحیح حدیث کے رجال ہیں۔

٧. عَنْ أَبِي مَسْعُوْدٍ الْأَنْصَارِيِّ رضی اللہ عنہ، عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قَالَ:

.... يعلى في المسند، ٧/٧٥، الرقم: ٤٠٠٢، وأيضًا في المعجم، ١/٢٠٣، الرقم: ٢٤٠، والطبراني في المعجم الأوسط، ٥/١٦٢، الرقم: ٤٩٤٨، والطيالسي في المسند، ١/٢٨٣، الرقم: ٦١٢٢، وأبو نعيم في حلية الأولياء، ٤/٣٤٧، والمنذري في الترغيب والترهيب، ٢/٣٢٣، الرقم: ٢٥٥٩، والهيثمي في مجمع الزوائد، ١٠/١٦٣۔

٧: أخرجه الحاكم في المستدرك، كتاب التفسير، باب تفسير ←

أَكْثِرُوْا عَلَيَّ الصَّلَاةَ فِي يَوْمِ الْجُمُعَةِ، فَإِنَّهُ لَيْسَ أَحَدٌ يُصَلِّي عَلَيَّ يَوْمَ الْجُمُعَةِ إِلَّا عُرِضَتْ عَلَيَّ صَلَاتُهُ.

رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَالْبَيْهَقِيُّ. وَقَالَ الْحَاكِمُ: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْإِسْنَادِ.

''حضرت ابومسعود انصاری رضی اللہ عنہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جمعہ کے دن مجھ پر درود کی کثرت کیا کرو، بے شک جو بھی مجھ پر جمعہ کے دن درود بھیجتا ہے اُس کا درود مجھے پیش کیا جاتا ہے۔''

اِس حدیث کو امام حاکم اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔ امام حاکم نے فرمایا: اس حدیث کی سند صحیح ہے۔

وفي رواية: عَنْ أَبِي أُمَامَةَ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم: أَكْثِرُوْا عَلَيَّ مِنَ الصَّلَاةِ فِي كُلِّ يَوْمِ جُمُعَةٍ، فَإِنَّ صَلَاةَ أُمَّتِي تُعْرَضُ عَلَيَّ فِي كُلِّ يَوْمِ جُمُعَةٍ، فَمَنْ كَانَ أَكْثَرَهُمْ عَلَيَّ صَلَاةً كَانَ أَقْرَبَهُمْ مِنِّي مَنْزِلَةً.

.... سورة الأحزاب، ٢/٤٥٧، الرقم: ٣٥٧٧، والبيهقي في شعب الإيمان، ٣/١١٠، الرقم، ٣٠٣٠، والشوكاني في نيل الأوطار، ٣/٣٠٥۔

رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ وَلَا بَأْسَ بِسَنَدِهِ كَمَا قَالَ الْعَسْقَلَانِيُّ. وَقَالَ الْمُنْذِرِيُّ وَالْعَجْلُوْنِيُّ: رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ.(١)

''حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جمعہ کے دن مجھ پر کثرت سے درود بھیجا کرو، بے شک میری اُمت کا درود ہر جمعہ کے روز مجھے پیش کیا جاتا ہے اور میری اُمت میں سے جو مجھ پر سب سے زیادہ درود بھیجنے والا ہوگا وہ مقام و منزلت کے اعتبار سے بھی میرے سب سے زیادہ قریب ہوگا۔''

اِس حدیث کو امام بیہقی نے روایت کیا ہے۔ امام عسقلانی نے فرمایا: اِس کی سند میں کوئی نقص نہیں ہے اور امام منذری اور عجلونی نے فرمایا: اِسے امام بیہقی نے سندِ حسن کے ساتھ روایت کیا ہے۔

٨. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: مَنْ

---

(١) أخرجه البيهقي في السنن الكبرى، كتاب الجمعة، باب ما يؤمر به ليلة الجمعة ويومها، ٣/٢٤٩، الرقم: ٥٧٩١، وأيضًا في شعب الإيمان، ٣/١١٠، الرقم: ٣٠٣٢، والمنذري في الترغيب والترهيب، ٢/٣٢٨، الرقم: ٢٥٨٣، والعسقلاني في فتح الباري، ١١/١٦٧، والشوكاني في نيل الأوطار، ٣/٣٠٤۔

٨: أخرجه أبو يعلى في المسند، ٦/٣٥٤، الرقم: ٣٦٨١، والمقدسي في الأحاديث المختارة، ٤/٣٩٥، الرقم: ١٥٦٧، والهيثمي في مجمع الزوائد، ١/١٣٧۔

ذَكَرَنِي فَلْيُصَلِّ عَلَيَّ وَمَنْ صَلّٰى عَلَيَّ وَاحِدَةً صَلَّيْتُ عَلَيْهِ عَشْرًا.
رَوَاهُ أَبُوْ يَعْلٰى وَالْمَقْدِسِيُّ، وَقَالَ: إِسْنَادُهُ صَحِيْحٌ.

’’حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو شخص بھی میرا ذکر کرے اسے چاہیے کہ وہ مجھ پر درود بھیجے اور جو مجھ پر ایک مرتبہ درود بھیجتا ہے میں اس پر دس مرتبہ درود بھیجتا ہوں۔‘‘

اسے امام ابو یعلی اور مقدسی نے روایت کیا ہے اور امام مقدسی نے فرمایا: اس کی سند صحیح ہے۔

٩. عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيْهِ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: يَا بُرَيْدَةُ، إِذَا جَلَسْتَ فِي صَلَاتِکَ، فَلَا تَتْرُکَنَّ التَّشَهُّدَ وَالصَّلَاةَ عَلَيَّ فَإِنَّهَا زَكَاةُ الصَّلَاةِ، وَسَلِّمْ عَلٰى جَمِيْعِ أَنْبِيَاءِ اللهِ وَرُسُلِهٖ، وَسَلِّمْ عَلٰى عِبَادِ اللهِ الصَّالِحِيْنَ. رَوَاهُ الدَّارَ قُطْنِيُّ وَالدَّيْلِمِيُّ.

’’حضرت عبید اللہ بن بریدہ اپنے والد حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اے بریدہ! جب تم اپنی نماز پڑھنے بیٹھو تو تشہد

٩: أخرجه الدار قطني في السنن، ١/٣٥٥، الرقم: ٣، والديلمي في مسند الفردوس، ٥/٣٩٢، الرقم: ٨٥٢٧، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٢/١٣٢۔

اور مجھ پر درود بھیجنا کبھی ترک نہ کرنا، وہ نماز کی زکاۃ ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کے تمام انبیاء اور رسولوں پر اور اُس کے صالح بندوں پر بھی سلام بھیجا کرو۔‘‘

اِس حدیث کو امام دارقطنی اور دیلمی نے روایت کیا ہے۔

١٠. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی الله عنه أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صلی الله عليه وآله وسلم قَالَ: مَنْ صَلّٰى عَلَيَّ وَاحِدَةً، صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ عَشْرًا.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَالدَّارِمِيُّ.

وَزَادَ التِّرْمِذِيُّ: وَكَتَبَ لَهُ بِهَا عَشْرَ حَسَنَاتٍ.

وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: حَدِيْثُ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی الله عنه حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

١٠: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب الصلاة، باب الصلاة على النبي صلی الله عليه وآله وسلم بهذا التشهد، ١/٣٠٦، الرقم: ٤٠٨، والترمذي في السنن، أبواب الوتر، باب ما جاء في فضل الصلاة على النبي صلی الله عليه وآله وسلم، ٢/٣٥٣، ٣٥٤، الرقم: ٤٨٤ـ ٤٨٥، والنسائي في السنن، كتاب السهو، باب الفضل في الصلاة على النبي صلی الله عليه وآله وسلم، ٣/٥٠، الرقم: ١٢٩٦، وأيضًا في السنن الكبرى، ١/٣٨٤، الرقم: ١٢١٩، والدارمي في السنن، ٢/٤٠٨، الرقم: ٢٧٧٢، وأحمد بن حنبل في المسند، ٢/٣٧٥، الرقم: ٨٨٦٩ـ ١٠٢٩٢ـ

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو شخص مجھ پر ایک مرتبہ درود بھیجتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس پر دس مرتبہ درود (رحمت) بھیجتا ہے۔''

اور امام ترمذی نے ان الفاظ کا اضافہ کیا: ''اور اللہ تعالیٰ اس کے لیے دس نیکیاں بھی اس (درود پڑھنے) کے بدلے میں لکھ دیتا ہے۔''

اس حدیث کو امام مسلم، ترمذی اور نسائی نے روایت کیا ہے۔ نیز امام ترمذی نے فرمایا: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث حسن صحیح ہے۔

١١. عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قَالَ: أَوْلَى النَّاسِ بِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَكْثَرُهُمْ عَلَيَّ صَلَاةً.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ حِبَّانَ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُوْ يَعْلٰى وَالْبُخَارِيُّ فِي الْكَبِيْرِ. وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ. وَقَالَ النَّوَوِيُّ: حَدِيْثٌ حَسَنٌ. وَقَالَ الْمِزِّيُّ: حَدِيْثٌ حَسَنٌ. وَقَالَ الْعَسْقَلَانِيُّ: حَسَّنَهُ التِّرْمِذِيُّ. وَصَحَّحَهُ ابْنُ حِبَّانَ وَلَهُ شَاهِدٌ عِنْدَ الْبَيْهَقِيِّ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ رضی اللہ عنہ وَلَا بَأْسَ بِسَنَدِهِ.

١١: أخرجه الترمذي في السنن، أبواب الوتر، باب ما جاء في فضل الصلاة على النبي صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، ٢/٣٥٤، الرقم: ٤٨٤، وابن حبان في الصحيح، ٣/١٩٢، الرقم: ٩١١، وابن أبي شيبة في المصنف، ←

''حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: قیامت کے دن لوگوں میں سے سب سے زیادہ میرے قریب وہ شخص ہو گا جس نے ان میں سے سب سے زیادہ مجھ پر درود بھیجا ہوگا۔''

اسے امام ترمذی، ابن حبان، ابن ابی شیبہ، ابو یعلی اور بخاری نے **التاریخ الکبیر** میں روایت کیا ہے۔ امام ترمذی، نووی اور مزی نے فرمایا: یہ حدیث حسن ہے۔ اور امام عسقلانی نے بھی فرمایا: اسے امام ترمذی نے حسن اور امام ابن حبان نے صحیح قرار دیا ہے اور امام بیہقی کے ہاں بھی اس کی تائید حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ کی حدیث سے بھی ہوتی ہے اور اس کی سند میں کوئی نقص نہیں ہے۔

.... ٣٢٥/٦، الرقم: ٣١٧٨٧، والبخاري في التاريخ الكبير، ١٧٧/٥، الرقم: ٥٥٩، وأبو يعلى في المسند، ٤٢٧/٨، الرقم: ٥٠١١، والشاشي في المسند، ٤٠٨/١، الرقم: ٤١٣۔ ٤١٤، والطبراني في المعجم الكبير، ١٧/١٠، الرقم: ٩٨٠٠، والبيهقي في السنن الكبرى، ٢٤٩/٣، الرقم: ٥٧٩١، وأيضًا في شعب الإيمان، ٢١٢/٢، الرقم: ١٥٦٣، والنووي في رياض الصالحين، ٣١٦/١، والمزي في تهذيب الكمال، ٤٨٢/١٥، الرقم: ٣٥٠٩، والعسقلاني في فتح الباري، ١٦٧/١١۔

١٢. عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ ﵁ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ إِذَا ذَهَبَ ثُلُثَا اللَّيْلِ، قَامَ فَقَالَ: يَا أَيُّهَا النَّاسُ، اُذْكُرُوا اللهَ، اُذْكُرُوا اللهَ، جَاءَتِ الرَّاجِفَةُ تَتْبَعُهَا الرَّادِفَةُ، جَاءَ الْمَوْتُ بِمَا فِيْهِ جَاءَ الْمَوْتُ بِمَا فِيْهِ، قَالَ أُبَيٌّ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، إِنِّي أُكْثِرُ الصَّلَاةَ عَلَيْکَ، فَكَمْ أَجْعَلُ لَکَ مِنْ صَلَاتِي؟ فَقَالَ: مَا شِئْتَ، قَالَ: قُلْتُ: الرُّبُعَ؟ قَالَ: مَا شِئْتَ، فَإِنْ زِدْتَ فَهُوَ خَيْرٌ لَکَ. قُلْتُ: النِّصْفَ؟ قَالَ: مَا شِئْتَ، فَإِنْ زِدْتَ فَهُوَ خَيْرٌ لَکَ. قَالَ: قُلْتُ: فَالثُّلُثَيْنِ؟ قَالَ: مَا شِئْتَ، فَإِنْ زِدْتَ فَهُوَ خَيْرٌ لَکَ. قُلْتُ: أَجْعَلُ لَکَ صَلَاتِي كُلَّهَا،

١٢: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب صفة القيامة والرقائق والورع، ٤/٦٣٦، الرقم: ٢٤٥٧، وأحمد بن حنبل في المسند، ٥/١٣٦، الرقم: ٢١٢٨٠، والحاكم في المستدرك، ٢/٤٥٧، ٤٥٨، الرقم: ٣٥٧٨، ٣٨٩٤، وعبد بن حميد في المسند، ١/٨٩، الرقم: ١٧٠، والبيهقي في شعب الإيمان، ٢/١٨٧، الرقم: ١٤٩٩، والمقدسي في الأحاديث المختارة، ٣/٣٨٩، الرقم: ١١٨٥، وَإِسْنَادُهُ حَسَنٌ، والمنذري في الترغيب والترهيب، ٢/٣٢٧، الرقم: ٢٥٧٧، والهيثمي في مجمع الزوائد، ١٠/١٦٠۔

قَالَ: إِذًا تُكْفَى هَمَّکَ وَيُغْفَرُ لَکَ ذَنْبُکَ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَحْمَدُ وَالْحَاكِمُ وَالْبَيْهَقِيُّ، وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ. وَقَالَ الْحَاكِمُ: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الإِسْنَادِ. وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ: رَوَاهُ أَحْمَدُ وَإِسْنَادُهُ حَسَنٌ.

’’حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب رات کا دو تہائی حصہ گزر جاتا تو گھر سے باہر تشریف لے آتے اور فرماتے: لوگو! اللہ کا ذکر کرو، اللہ کا ذکر کرو، ہلا دینے والی (قیامت) آ گئی، پیچھے آنے والا ایک اور زلزلہ اس کے پیچھے آئے گا، موت اپنی سختی کے ساتھ آ گئی، موت اپنی سختی کے ساتھ آ گئی۔ حضرت اُبی رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میں کثرت سے آپ پردرود بھیجتا ہوں۔ سو میں آپ پر کتنا درود بھیجا کروں؟ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس قدر تم چاہو؟ انہوں نے عرض کیا: کیا میں اپنی دعا (اور ذکر اذکار) کا چوتھائی حصہ آپ پر درود بھیجنے کے لیے خاص کر دوں؟ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جتنا تم چاہو لیکن اگر اس میں اضافہ کرلو تو یہ تمہارے لیے بہتر ہے، میں نے عرض کیا: (یا رسول اللہ!) آدھا حصہ خاص کر دوں؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جتنا تو چاہے لیکن اگر تو اس میں اضافہ کرلے تو یہ تیرے لیے بہتر ہے، میں نے عرض کیا: (یا رسول اللہ!) دو تہائی کافی ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جتنا تو چاہے لیکن اگر تو اس میں اضافہ کرلے تو یہ تیرے لیے بہتر ہے۔ میں نے عرض کیا: (یا رسول اللہ!) میں

ساری دعا (اور ذکر اَذکار کا سارا وقت) آپ پر درود بھیجنے کے لیے خاص کرتا ہوں، تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: پھر تو یہ درود ہی تمہارے تمام غموں (کا مداوا کرنے) کے لیے کافی ہو جائے گا اور (اسی کے باعث) تمہارے تمام گناہ معاف کر دیے جائیں گے۔‘‘

اسے امام ترمذی، احمد، حاکم اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن صحیح ہے اور امام حاکم نے فرمایا: اس حدیث کی سند صحیح ہے اور امام ہیثمی نے بھی فرمایا: اسے امام احمد نے سندِ حسن کے ساتھ روایت کیا ہے۔

١٣. عَنْ حِبَّانَ بْنِ مُنْقِذٍ رضی الله عنه أَنَّ رَجُلًا قَالَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، أَجْعَلُ ثُلُثَ صَلَاتِي عَلَيْکَ؟ قَالَ: نَعَمْ، إِنْ شِئْتَ قَالَ: الثُّلُثَيْنِ؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: فَصَلَاتِي كُلُّهَا؟ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: إِذَنْ يَكْفِيْکَ اللهُ مَا أَهَمَّکَ مِنْ أَمْرِ الدُّنْيَا وَآخِرَتِکَ.

١٣: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ٤/٣٥، الرقم: ٣٥٧٤، وابن أبي عاصم في الآحاد والمثاني، ٤/١٤٢، الرقم: ٢١٢٢، والبيهقي في شعب الإيمان، ٢/٢١٧، الرقم: ١٥٨٠، والمنذري في الترغيب والترهيب، ٢/٣٢٨، الرقم: ٢٥٧٨، والفسوي في المعرفة والتاريخ، ١/١٩٨، والهيثمي في مجمع الزوائد، ١٠/١٦٠۔

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَابْنُ أَبِي عَاصِمٍ وَالْبَيْهَقِيُّ مُرْسَلًا، وَقَالَ: هٰذَا مُرْسَلٌ جَيِّدٌ. وَقَالَ الْمُنْذِرِيُّ: رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ. وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ: إِسْنَادُهُ حَسَنٌ.

''حضرت حبان بن منقذ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک آدمی نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا میں اپنی دعا (اور ذکر اَذکار) کا تیسرا حصہ آپ پر درود بھیجنے کے لیے خاص کردوں؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ہاں اگر تو چاہے (تو ایسا کرسکتا ہے) پھر اس نے عرض کیا: (یا رسول اللہ!) کیا دعا کا دو تہائی حصہ (آپ پر درود بھیجنے کے لیے خاص کر دوں)؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ہاں، پھر اس نے عرض کیا: (یا رسول اللہ!) کیا ساری کی ساری دعا (آپ پر درود بھیجنے کے لیے خاص کر دوں)؟ یہ سن کر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: پھر تو اللہ تعالیٰ تیرے دنیا اور آخرت کے تمام معاملات کے لیے کافی ہو جائے گا۔''

اس حدیث کو امام طبرانی، ابن ابی عاصم اور بیہقی نے بھی مرسلاً روایت کیا ہے اور امام بیہقی نے فرمایا: یہ مرسل جید ہے۔ اور امام منذری اور امام ہیثمی نے فرمایا: اسے امام طبرانی نے سندِ حسن کے ساتھ روایت کیا ہے۔

وفي رواية: عَنِ الطُّفَيْلِ بْنِ أُبَيٍّ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ: قَالَ رَجُلٌ لِلنَّبِيِّ صلی الله عليه وآله وسلم: أَرَأَيْتَ أَنْ جَعَلْتُ صَلَاتِي كُلَّهَا صَلَاةً عَلَيْکَ؟ قَالَ:

إِذًا يَكْفِيْکَ اللهُ مَا أَهَمَّکَ مِنْ أَمْرِ دُنْيَاکَ وَآخِرَتِکَ.

رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.(١)

’’حضرت طفیل بن اُبی رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ ایک صحابی نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں عرض کیا: (یا رسول اللہ!) آپ کی کیا رائے ہے اگر میں اپنی ساری دعا آپ پر درود بھیجنے کے لیے خاص کر دوں؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: پھر تو اللہ تعالیٰ تمہارے دنیا و آخرت سے متعلق تمام اُمور کے لیے کافی ہوجائے گا۔‘‘

اس حدیث کو امام ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔

١٤. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: إِنَّ رَسُوْلَ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قَالَ: مَا مِنْ

(١) أخرجه ابن أبي شيبة في المصنف، كتاب صلاة التطوع والإمامة، باب في ثواب الصلاة على النبي صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، ٢/٢٥٣، الرقم: ٨٧٠٦، وأيضًا، ٦/٣٢٥، الرقم: ٣١٧٨٣۔

١٤: أخرجه أبو داود في السنن، كتاب المناسك، باب زيارة القبور، ٢/٢١٨، الرقم: ٢٠٤١، وأحمد بن حنبل في المسند، ٢/٥٢٧، الرقم: ١٠٨٦٧، والطبراني في المعجم الأوسط، ٣/٢٦٢، الرقم: ٣٠٩٢، ٩٣٢٩، والبيهقي في السنن الكبرى، ٥/٢٤٥، الرقم: ١٠٠٥٠، وأيضًا في شعب الإيمان، ٢/٢١٧، الرقم: ٤١٦١-٥١٨١، وابن راهويه في المسند، ١/٤٥٣، الرقم: ٥٢٦، والهيثمي في مجمع الزوائد، ١٠/١٦٢۔

أَحَدٍ يُسلِّمُ عَلَيَّ إِلَّا رَدَّ اللهُ عَلَيَّ رُوحِي حَتّٰى أَرُدَّ عَلَيهِ السَّلَامَ.

رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَأَحمَدُ وَالطَّبَرَانِيُّ وَالْبَيهَقِيُّ. وَقَالَ الْعَسقَلانِيُّ: رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَرُوَاتُهُ ثِقَاتٌ. وَقَالَ الْهَيثَمِيُّ: وَفِيهِ عَبدُ اللهِ بنُ يَزِيدَ الإِسكَندَرَانِيُّ وَلَم أَعرِفهُ وَمَهدِيُّ بنُ جَعفَرٍ ثِقَةٌ......وَبَقِيَّةُ رِجَالِهِ ثِقَاتٌ.

’’حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: (میری اُمت میں سے کوئی شخص) ایسا نہیں جو مجھ پر سلام بھیجے مگر اللہ تعالیٰ نے مجھ پر میری روح واپس لوٹا دی ہوئی ہے یہاں تک کہ میں ہر سلام کرنے والے (کو اُس) کے سلام کا جواب دیتا ہوں۔‘‘

اِس حدیث کو امام ابو داود، اَحمد، طبرانی اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔ نیز امام عسقلانی نے فرمایا: اِسے امام ابوداود نے روایت کیا ہے اور اِس کے راوی ثقہ ہیں۔ امام ہیثمی نے بھی فرمایا: اِس کی سند میں عبد اللہ بن یزید الاسکندرانی راوی کو میں نہیں جانتا جبکہ مہدی بن جعفر اور دیگر تمام راوی ثقات ہیں۔

١٥. عَن عَبدِ اللهِ رضی الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم: إِنَّ لِلّٰهِ مَلَائِكَةً

١٥: أخرجه النسائي في السنن كتاب السهو، باب السلام على النبي صلى الله عليه وآله وسلم، ٣/٤٣، الرقم: ١٢٨٢، وأيضًا في السنن الكبرى، ١/٣٨٠، الرقم: ١٢٠٥، وأيضًا، ٦/٢٢، الرقم: ٩٨٩٤، والدارمي في السنن، ٢/٤٠٩، الرقم: ٢٧٧٤، وابن حبان في ←

سَيَّاحِيْنَ فِي الْأَرْضِ، يُبَلِّغُوْنِي مِنْ أُمَّتِي السَّلَامَ.

رَوَاهُ النَّسَائِيُّ والدَّارِمِيُّ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَبْدُ الرَّزَّاقِ. وَقَالَ الْحَاكِمُ: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الإِسْنَادِ.

''حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: بلا شبہ اللہ تعالیٰ کی زمین میں بعض گشت کرنے والے فرشتے ہیں (جن کی ڈیوٹی یہی ہے کہ) وہ مجھے میری اُمت کا سلام پہنچاتے ہیں۔''

اِس حدیث کو امام نسائی، دارمی، ابن ابی شیبہ اور عبد الرزاق نے روایت کیا ہے۔ امام حاکم نے فرمایا: اِس حدیث کی سند صحیح ہے۔

١٦. عَنْ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ رضي الله عنهما يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم:

.... الصحيح، ۱۹۵/۳، الرقم: ۹۱٤، وابن أبي شيبة في المصنف، ۲۵۳/۲، الرقم: ۸۷۰۵، ۳۱۷۲۱، وعبد الرزاق في المصنف، ۲۱۵/۲، الرقم: ۳۱۱٦، والحاكم في المستدرك، ٤۵٦/۲، الرقم: ۳۵۷٦۔

١٦: أخرجه البزار في المسند، (ابن الحِمْيَرِي)، ۲۵۵/٤، الرقم: ۱٤۲۵، ۱٤۲٦، والبخاري في التاريخ الكبير، ٤۱٦/٦، الرقم: ۲۸۳۱، وابن حيان في العظمة، ۷٦۲/۲، الرقم:۱، والهيثمي في مجمع الزوائد، ۱٦۲/۱۰۔

إِنَّ اللهَ وَكَّلَ بِقَبْرِي مَلَكًا أَعْطَاهُ أَسْمَاءَ الْخَلائِقِ، فَلا يُصَلِّي عَلَيَّ أَحَدٌ إِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ، إِلَّا بَلَغَنِي بِاسْمِهٖ واسْمِ أَبِيْهِ، هٰذَا فُلانُ بْنُ فُلانٍ قَدْ صَلّٰى عَلَيْكَ.

رَوَاهُ الْبَزَّارُ وَالْبُخَارِيُّ فِي الْكَبِيْرِ، وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ: فِيْهِ ابْنُ الْحِمْيَرِيِّ لَا أَعْرِفُهٗ وَبَقِيَّةُ رِجَالِهٖ رِجَالُ الصَّحِيْحِ.

وروى أبو الشيخ ابن حَيَّانَ وَلَفْظُهٗ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: إِنَّ لِلّٰهِ تَبَارَكَ وَتعَالٰى مَلَكًا أَعْطَاهُ أَسْمَاءَ الْخَلائِقِ كُلِّهِمْ، فَهُوَ قَائِمٌ عَلٰى قَبْرِي، إِذَا مُتُّ إِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ، فَلَيْسَ أَحَدٌ مِنْ أُمَّتِي صَلّٰى عَلَيَّ صَلاةً إِلَّا سَمَّاهُ بِاسْمِهٖ وَاسْمِ أَبِيْهِ، فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ، صَلّٰى عَلَيْكَ فُلانٌ، فَيُصَلِّي الرَّبُّ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى عَلٰى ذَالِكَ الرَّجُلِ بِكُلِّ وَاحِدٍ عَشَرًا.

’’حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ نے میری قبر پر ایک فرشتہ مقرر کیا ہوا ہے، جسے اللہ تعالیٰ نے تمام مخلوقات کی آوازیں سننے (اور سمجھنے) کی قوت عطاء فرمائی ہے، سو روزِ قیامت تک جو بھی مجھ پر درود پڑھے گا، وہ فرشتہ اس درود پڑھنے والے کا نام اور اس

کے والد کا نام مجھے پہنچائے گا، اور عرض کرے گا: یا رسول اللہ! فلاں بن فلاں نے آپ پر درود بھیجا ہے۔‘‘

اِس حدیث کو امام بزار نے روایت کیا اور امام بخاری نے **التاریخ الکبیر** میں اور منذری نے بھی روایت کیا ہے۔ امام ہیثمی نے فرمایا: اِس کی سند میں ابن حمیری راوی کو میں نہیں جانتا، اِس کے علاوہ تمام رجال صحیح حدیث کے رجال ہیں۔

’’ابو شیخ ابن حیان کی روایت کے الفاظ یوں ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: بے شک اللہ تبارک وتعالیٰ کا ایک فرشتہ ہے، جسے اللہ تعالیٰ نے تمام مخلوقات کی آواز سننے (اور سمجھنے) کی قوت عطا فرمائی ہے، پس وہ فرشتہ میرے وصال کے بعد میری قبر پر قیامت تک کھڑا رہے گا۔ میری امت میں سے جو شخص بھی مجھ پر درود بھیجے گا، وہ فرشتہ اس کا نام اور اس کے باپ کا نام لے گا اور کہے گا: یا محمد! (میرے آقا!) فلاں شخص نے آپ کی خدمت میں درود بھیجا ہے۔ سو اللہ تعالیٰ اس شخص پر ہر ایک درود کے بدلے میں دس رحمتیں نازل فرمائے گا۔‘‘

١٧. عَنْ أَبِي أُمَامَةَ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَنْ صَلّٰى

١٧: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، (باب الصاد، ما أسند أبو أمامة رضي الله عنه)، ٨/١٣٤، الرقم: ٧٦١١، وأيضًا في مسند الشاميين، ٤/٣٢٤، الرقم: ٣٤٤٥، والمنذري في الترغيب والترهيب، ٢/٣٢٦، الرقم: ٢٥٦٩۔

عَلَيَّ، صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ عَشَرًا بِهَا، مَلَكٌ مُوَكَّلٌ بِهَا حَتّٰى يُبَلِّغَنِيْهَا.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَالْمُنْذِرِيُّ.

''حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو شخص مجھ پر ایک مرتبہ درود بھیجتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے صلے میں (بصورتِ رحمت) اس پر دس مرتبہ درود بھیجتا ہے اور ایک فرشتہ کے ذمہ یہ کام لگا دیا گیا ہے کہ وہ اس ہدیۂ درود کو میری خدمت میں پیش کرے۔''

اِس حدیث کو امام طبرانی اور منذری نے روایت کیا ہے۔

١٨. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: مَنْ صَلّٰى عَلَيَّ بَلَغَتْنِي صَلَاتُهُ، وَصَلَّيْتُ عَلَيْهِ، وَكُتِبَتْ لَهُ سِوَى ذَالِكَ عَشْرُ حَسَنَاتٍ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَالْمُنْذِرِيُّ. وَقَالَ الْمُنْذِرِيُّ: رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ بِإِسْنَادٍ لَا بَأْسَ بِهِ. وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ: وَفِيْهِ رَاوٍ لَمْ أَعْرِفْهُ وَبَقِيَّةُ رِجَالِهِ ثِقَاتٌ.

١٨: أخرجه الطبراني في المعجم الأوسط، (باب الألف، من اسمه أحمد)، ١٧٨/٢، الرقم: ١٦٤٢، والمنذري في الترغيب والترهيب، ٣٢٦/٢، الرقم: ٢٥٧٢، والهيثمي في مجمع الزوائد، ١٦٢/١٠۔

’’حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو شخص مجھ پر درود بھیجتا ہے اُس کا درود مجھے پہنچ جاتا ہے اور میں بھی اس پر درود بھیجتا ہوں اور اس کے علاوہ اس کے لیے دس نیکیاں لکھ دی جاتی ہیں۔‘‘

اس حدیث کو امام طبرانی اور منذری نے روایت کیا ہے۔ امام منذری نے فرمایا: امام طبرانی نے اِسے بغیر کسی نقص والی سند کے ساتھ روایت کیا ہے اور امام ہیثمی نے بھی فرمایا: اِس کی سند میں ایک روای کو میں نہیں جانتا اور بقیہ تمام رجال ثقات ہیں۔

١٩. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضي الله عنه، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم: مَنْ صَلّٰى عَلَيَّ صَلَاةً وَاحِدَةً، صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ عَشْرَ صَلَوَاتٍ، وَحُطَّتْ عَنْهُ عَشْرُ خَطِيْئَاتٍ، وَرُفِعَتْ لَهُ عَشْرُ دَرَجَاتٍ.

١٩: أخرجه النسائي في السنن، كتاب السهو، باب الفضل في الصلاة على النبي صلى الله عليه وآله وسلم، ٤/٥٠، الرقم: ١٢٩٧، وأيضًا في السنن الكبرى، ١/٣٨٥، الرقم: ١٢٢٠/١٠١٩٤، والبخاري في الأدب المفرد/٢٢٤، الرقم: ٦٤٣، وابن أبي شيبة في المصنف، ٢/٢٥٣، والرقم: ٨٧٠٣، وأحمد بن حنبل في المسند، ٣/١٠٢، الرقم: ١٢٠١٧، والحاكم في المستدرك، ١/٧٣٥، الرقم: ٢٠١٨۔

رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَأَحْمَدُ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ. وَقَالَ الْحَاكِمُ: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الإِسْنَادِ.

''حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو شخص مجھ پر ایک مرتبہ درود بھیجتا ہے تو اﷲ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں نازل فرماتا ہے، اس کے دس گناہ معاف کیے جاتے ہیں اور اس کے لیے دس درجات بلند کیے جاتے ہیں۔''

اس حدیث کو امام نسائی، احمد اور ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔ امام حاکم نے فرمایا: اس حدیث کی سند صحیح ہے۔

٢٠. عَنْ أَبِي طَلْحَةَ رضی الله عنه أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صلی الله عليه وآله وسلم جَاءَ ذَاتَ يَوْمٍ وَالْبِشْرُ يُرٰى فِي وَجْهِهٖ، فَقَالَ: إِنَّهُ جَاءَنِي جِبْرِيْلُ عليه السلام، فَقَالَ: (إِنَّ

٢٠: أخرجه النسائي في السنن كتاب السهو، باب الفضل في الصلاة على النبي صلی الله عليه وآله وسلم، ٣/٥٠، الرقم ١٢٩٥، وأيضًا في السنن الكبرى، ١/٣٨٤، الرقم: ١٢١٨، والدارمي في السنن ٢/٤٠٨، الرقم: ٢٧٧٣، وأحمد بن حنبل في المسند، ٤/٣٠، والحاكم في المستدرك، ٢/٤٥٦، الرقم: ٣٥٧٥، وابن أبي شيبة في المصنف، ٢/٢٥٢، الرقم: ٨٦٩٥، والطبراني في المعجم الكبير، ٥/١٠٠، الرقم: ٤٧٢٠۔

رَبُّکَ يَقُوْلُ:) أَمَا يُرْضِيْکَ يَا مُحَمَّدُ، أَنْ لَا يُصَلِّيَ عَلَيْکَ أَحَدٌ مِنْ أُمَّتِکَ إِلَّا صَلَّيْتُ عَلَيْهِ عَشْرًا، وَلَا يُسَلِّمَ عَلَيْکَ أَحَدٌ مِنْ أُمَّتِکَ إِلَّا سَلَّمْتُ عَلَيْهِ عَشْرًا.

رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَالدَّرِمِيُّ وَأَحْمَدُ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ، وَقَالَ الْحَاكِمُ: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الإِسْنَادِ.

’’حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک مرتبہ تشریف لائے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چہرۂ اقدس پر خوشی ظاہر ہو رہی تھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ابھی ابھی جبرائیل علیہ السلام میرے پاس آئے اور انہوں نے کہا: آپ کا ربّ فرماتا ہے: اے محمد! کیا آپ اس بات پر راضی نہیں کہ آپ کی امت میں سے جو شخص ایک مرتبہ آپ پر درود بھیجے، میں اس پر دس رحمتیں بھیجوں؟ اور آپ کی امت میں سے کوئی آپ پر ایک مرتبہ سلام بھیجے تو میں اس پر دس مرتبہ سلام بھیجوں۔‘‘

اس حدیث کو امام نسائی، دارمی، احمد اور ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے نیز امام حاکم نے فرمایا: اس حدیث کی سند صحیح ہے۔

٢١. عَنْ عَامِرِ بْنِ رَبِيْعَةَ رضی اللہ عنہ، عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قَالَ: مَا مِنْ مُسْلِمٍ

٢١: أخرجه ابن ماجه في السنن، كتاب إقامة الصلاة والسنة فيها، باب الصلاة على النبي صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، ١/٢٩٤، الرقم: ٩٠٧، وأحمد ←

يُصَلِّي عَلَيَّ إِلَّا صَلَّتْ عَلَيْهِ الْمَـلَائِكَةُ مَا صَلّٰى عَلَيَّ. فَلْيُقِلَّ الْعَبْدُ مِنْ ذَالِکَ أَوْ لِيُكْثِرْ.

رَوَاهُ ابْنُ مَاجَه وَأَحْمَدُ وَأَبُوْ يَعْلٰى، وَقَالَ الْمَقْدِسِيُّ: إِسْنَادُهُ حَسَنٌ.

وفي رواية عنه **قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَا صَلّٰى عَلَيَّ أَحَدٌ صَلَاةً إِلَّا صَلَّتْ عَلَيْهِ الْمَـلَائِكَةُ مَا دَامَ يُصَلِّي عَلَيَّ فَلْيُقِلَّ عَبْدٌ مِنْ ذَالِکَ أَوْ لِيُكْثِرْ. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.**

.... بن حنبل في المسند، ٣/٤٤٥_٤٤٦، الرقم: ١٥٧١٨، ١٥٧٢٧، وابن أبي شيبة في المصنف، ٢/٢٥٣، الرقم: ٨٦٩٦، وأيضًا، ٦/٣٢٦، الرقم: ٣١٧٩١، وأبو يعلى في المسند، ١٣/١٥٤، الرقم: ٧١٩٦، وابن الجعد في المسند، ١/١٣٦، الرقم: ٨٦٩، وعبد بن حميد في المسند، ١/١٣٠، الرقم: ٣١٧، وابن المبارك في المسند، ١/٢٩، الرقم: ٤٩، وأيضًا في الزهد، ١/٣٦٤، الرقم: ١٠٢٦، والبيهقي في شعب الإيمان، ٢/٢١١، الرقم: ١٥٥٧_ ١٥٥٩، والمقدسي في الأحاديث المختارة، ٨/١٨٩، الرقم: ٢١٦_ ٢١٨، والجهضمي في فضل الصلاة على النبي ﷺ/٢٧، الرقم: ٦، والمنذري في الترغيب والترهيب، ٢/٣٢٧، الرقم: ٢٥٧٦_

وَقَالَ الْمُنْذِرِيُّ: رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ مَاجَه كُلُّهُمْ عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَامِرٍ عَنْ أَبِيْهِ وَعَاصِمٌ ...... وَصَحَّحَ لَهُ التِّرْمِذِيُّ وَهٰذَا الْحَدِيْثُ حَسَنٌ فِي الْمُتَابَعَاتِ وَاللهُ أَعْلَمُ.

وفي رواية: عَنْ أَبِي طَلْحَةَ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم: مَنْ صَلّٰى عَلَيَّ وَاحِدَةً صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ عَشْرًا فَلْيُكْثِرْ أَوْ لِيُقِلَّ. رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ.

''حضرت عامر بن ربیعہ رضی اللہ عنہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو بھی مسلمان مجھ پر درود بھیجتا ہے، تو فرشتے اس پر اس وقت تک درود بھیجتے رہتے ہیں جب تک وہ مجھ پر درود بھیجتا رہتا ہے۔ اب اس انسان کی مرضی ہے کہ وہ مجھ پر کثرت سے درود بھیجے یا قلت سے۔''

اس حدیث کو امام ابن ماجہ، احمد اور ابو یعلی نے روایت کیا ہے۔ امام مقدسی نے فرمایا: اس کی اسناد حسن ہے۔

''ایک روایت میں حضرت عامر بن ربیعہ رضی اللہ عنہ سے ہی مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: کوئی شخص مجھ پر درود نہیں بھیجتا مگر فرشتے اس پر اس وقت تک درود بھیجتے رہتے ہیں، جب تک وہ مجھ پر درود بھیجتا رہتا ہے، سو اب اس انسان کی مرضی ہے کہ وہ مجھ پر کثرت سے درود بھیجے یا قلت سے۔

اس حدیث کو امام احمد اور ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔ امام منذری

نے فرمایا: اس حدیث کو امام احمد، ابن ابی شیبہ اور ابن ماجہ، ان سب نے حضرت عاصم بن عبید اللہ سے اور انہوں نے حضرت عبد اللہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے، انہوں نے اپنے والد (حضرت عامر رضی اللہ عنہ) سے روایت کیا ہے ...... اور امام ترمذی نے انہیں صحیح قرار دیا ہے۔ اور یہ حدیث متابعات میں حسن ہے۔ واللہ أعلم۔

''ایک روایت میں حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو شخص مجھ پر ایک دفعہ درود بھیجتا ہے، اللہ تعالیٰ اس پر دس مرتبہ درود (بصورتِ رحمت) بھیجتا ہے۔ اب انسان کی مرضی وہ کثرت سے مجھ پر درود بھیجے یا قلت سے۔'' اس حدیث کو امام بیہقی نے روایت کیا ہے۔

٢٢. عَنْ عَبْدِ اللهِ بنِ عَمْرٍو رضي الله عنهما، يَقُوْلُ: مَنْ صَلّٰى عَلَى النَّبِيِّ صلى الله عليه وآله وسلم وَاحِدَةً، صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَمَلَائِكَتُهُ سَبْعِيْنَ صَلَاةً.

رَوَاهُ أَحْمَدُ. وَقَالَ الْمُنْذِرِيُّ: رَوَاهُ أَحْمَدُ بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ، وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ: إِسْنَادُهُ حَسَنٌ.

''حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی الله عنهما فرماتے ہیں کہ جو شخص حضور نبی

٢٢: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ١٧٢/٢، ١٨٧، الرقم: ٦٦٠٥ـ ٦٧٥٤، والمنذري في الترغيب والترهيب، ٣٢٥/٢، الرقم: ٢٥٦٦، والهيثمي في مجمع الزوائد، ١٦٠/١٠، والمناوي في فيض القدير، ٣٨٤/١، ١٦٩/٦ـ

اکرم ﷺ پر ایک مرتبہ درود بھیجتا ہے، اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے اس پر ستر مرتبہ (بصورتِ رحمت) درود بھیجتے ہیں۔‘‘

اس حدیث کو امام احمد نے روایت کیا ہے۔ امام منذری نے فرمایا: اسے امام احمد نے اسنادِ حسن کے ساتھ روایت کیا ہے۔ اور امام ہیثمی نے فرمایا: اس کی سند حسن ہے۔

٢٣. عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ: رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَنْ صَلّٰى عَلَيَّ صَلَاةً، كَتَبَ اللهُ لَهُ قِيْرَاطًا، وَالْقِيْرَاطُ مِثْلُ أُحُدٍ.

رَوَاهُ عَبْدُ الرَّزَّاقِ.

’’حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جو مجھ پر ایک مرتبہ درود بھیجتا ہے، اللہ تعالیٰ اس کے نامۂ اعمال میں ایک قیراط کے برابر ثواب لکھ دیتا ہے اور (اللہ تعالیٰ کے ہاں) قیراط اُحد پہاڑ کی مثل ہے۔‘‘ اسے امام عبد الرزاق نے روایت کیا ہے۔

٢٤. عَنْ أَبِي كَاهِلٍ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: يَا أَبَا كَاهِلٍ

٢٣: أخرجه عبد الرزاق في المصنف، باب ما يذهب الوُضوء من الخطايا، ١/٥١، الرقم: ١٥٣۔

٢٤: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ١٨/٣٦٢، الرقم: ٩٢٨، ـــ

أَنَّهُ مَنْ صَلّٰى عَلَيَّ كُلَّ يَوْمٍ ثَـلَاثَ مَرَّاتٍ وَكُلَّ لَيْلَةٍ ثَـلَاثَ مَرَّاتٍ حُبًّا بِي وَشَوْقًا إِلَيَّ، كَانَ حَقًّا عَلَى اللهِ أَنْ يَغْفِرَ لَهُ ذُنُوبَهُ تِلْكَ اللَّيْلَةَ وَذَالِکَ الْيَوْمَ. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَالْمُنْذِرِيُّ.

’’حضرت ابو کاہل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اے ابو کاھل! جو شخص بھی تین دفعہ دن کو اور تین دفعہ رات کو مجھ پر شوق اور محبت کے ساتھ درود بھیجتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس بندے کے اس رات اور دن کے گناہوں کو بخشنا اپنے اوپر واجب کر لیتا ہے۔‘‘

اسے امام طبرانی اور منذری نے روایت کیا ہے۔

وفي رواية: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: صَلُّوْا عَلَيَّ فَإِنَّ الصَّـلَاةَ عَلَيَّ زَكَاةٌ لَكُمْ.

رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُوْ يَعْلٰى.(١)

.... والمنذري في الترغيب والترهيب، ٢/٣٢٨، الرقم: ٢٥٨٠، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٤/٢١٨، والعسقلاني في الإصابة، ٧/٣٤٠، الرقم: ١٠٤٤١۔

(١) أخرجه ابن أبي شيبة في المصنف، ٢/٢٥٣، الرقم: ٨٧٠٤، ٦/٣٢٥، الرقم: ٣١٧٨٥، وأبو يعلى في المسند، ١١/٢٩٨، ←

''ایک روایت میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: مجھ پر درود پڑھا کرو بلاشبہ (تمہارا) مجھ پر درود پڑھنا تمہارے لیے (روحانی وجسمانی) پاکیزگی کا باعث ہے۔''

اسے امام ابنِ ابی شیبہ اور ابو یعلی نے روایت کیا ہے۔

٢٥. عَنْ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ، عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قَالَ: مَا مِنْ عَبْدَيْنِ مُتَحَابَّيْنِ فِي اللهِ يَسْتَقْبِلُ أَحَدُهُمَا صَاحِبَهُ فَيُصَافِحُهُ، وَيُصَلِّيَانِ عَلَى النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم إِلَّا لَمْ يَفْتَرِقَا حَتّٰى تُغْفَرَ ذُنُوْبُهُمَا مَا تَقَدَّمَ مِنْهُمَا وَمَا تَأَخَّرَ.

رَوَاهُ أَبُوْ يَعْلٰى وَالْبُخَارِيُّ فِي الْكَبِيْرِ وَابْنُ السُّنِّيِّ وَالْبَيْهَقِيُّ.

.... الرقم: ٦٤١٤، وابن السري في الزهد، ١/١١٧، الرقم: ١٤٧، والجهضمي في فضل الصلاة على النبي صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم/٤٨، الرقم: ٤٦-٤٧، والحارث في المسند، ٢/٩٦٢، الرقم: ١٠٦٢۔

٢٥: أخرجه أبو يعلى في المسند، ٥/٣٣٤، الرقم: ٢٩٦٠، والبخاري في التاريخ الكبير، ٣/٢٥٢، الرقم: ٨٧١، وابن السني في عمل اليوم والليلة، ١/١٦٠، الرقم: ١٩٤، والبيهقي في شعب الإيمان، ٦/٤٧١، الرقم: ٨٩٤٤، والمنذري في الترغيب والترهيب، ٢/٣٢٩، الرقم: ٢٥٨٦، والهيثمي في مجمع الزوائد، ١٠/٢٧٥۔

’’حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: کوئی دو آدمی جو اللہ تعالیٰ کی خاطر باہم محبت رکھتے ہوں، ان میں سے کوئی ایک دوسرے کا استقبال کرتا ہے اور اس سے مصافحہ کرتا ہے اور وہ دونوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجتے ہیں تو ان دونوں کے جدا ہونے سے پہلے ان کے اگلے پچھلے گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں۔‘‘

اسے امام ابو یعلی نے روایت کیا اور امام بخاری نے التاریخ الکبیر میں اور ابن السنی وبیہقی نے روایت کیا ہے۔

٢٦. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی الله عليه وآله وسلم: مَنْ صَلّٰى عَلَيَّ وَاحِدَةً صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ عَشْرًا وَمَنْ صَلّٰى عَلَيَّ عَشْرًا صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ مِائَةً وَمَنْ صَلّٰى عَلَيَّ مِائَةً كَتَبَ اللهُ بَيْنَ عَيْنَيْهِ بَرَاءَةً مِنَ النِّفَاقِ وَبَرَاءَةً مِنَ النَّارِ وَأَسْكَنَهُ اللهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَعَ الشُّهَدَاءِ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَالْمُنْذِرِيُّ، وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ: وَفِيْهِ إِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَالِمٍ

٢٦: أخرجه الطبراني في المعجم الأوسط، ٧/١٨٨، الرقم: ٧٢٣٥، وأيضًا في المعجم الصغير، ٢/١٢٦، الرقم: ٨٩٩، والمنذري في الترغيب والترهيب، ٢/٣٢٣، الرقم: ٢٥٦٠، والهيثمي في مجمع الزوائد، ١٠/١٦٣۔

بْنِ سَلَمٌ الْهُجَيْمِيُّ وَلَمْ أَعْرِفْهُ وَبَقِيَّةُ رِجَالِهِ ثِقَاتٌ.

''حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو شخص مجھ پر ایک مرتبہ درود پڑھتا ہے اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتوں کا نزول فرماتا ہے، اور جو شخص مجھ پر دس مرتبہ درود پڑھتا ہے اللہ تعالیٰ اس پر سو رحمتیں نازل فرماتا ہے، اور جو شخص مجھ پر سو مرتبہ درود پڑھتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان (پیشانی پر) منافقت اور آگ (دونوں) سے ہمیشہ کے لیے آزادی لکھ دیتا ہے اور روزِ قیامت اس کا قیام (اور درجہ) شہداء کے ساتھ ہوگا۔''

اسے امام طبرانی اور منذری نے روایت کیا ہے اور امام ہیثمی نے فرمایا: اس میں ابراہیم بن سالم بن سلم عجیمی نامی راوی کو میں نہیں جانتا بقیہ تمام رجال ثقات ہیں۔

۲۷. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: مَنْ صَلّٰى

۲۷: أخرجه الطبراني في المعجم الأوسط، ٢/٢٣٢، الرقم: ١٨٣٥، والخطيب البغدادي في شرف أصحاب الحديث، ١/٣٦، والمنذري في الترغيب والترهيب، ١/٦٢، الرقم: ١٥٧ وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ٦/٨١، والذهبي في ميزان الاعتدال، ٢/٣٢، والقزويني في التدوين في أخبار قزوين، ٤/١٠٧، والعسقلاني في لسان الميزان، ٢/٢٦، الرقم: ٩٣۔

عَلَيَّ فِي كِتَابٍ لَمْ تَزَلِ الْمَـلَائِكَةُ تَسْتَغْفِرُ لَهُ مَا دَامَ اسْمِي فِي ذَالِکَ الْكِتَابِ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَالْخَطِيبُ الْبَغْدَادِيُّ وَالْمُنْذِرِيُّ، وَقَالَ الْعَسْقَـلَانِيُّ: ذَكَرَهُ ابْنُ حِبَّانَ فِي الثِّقَاتِ.

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو شخص مجھ پر کسی کتاب میں درود بھیجتا ہے تو فرشتے اس کے لیے اس وقت تک بخشش کی دعا کرتے رہتے ہیں جب تک میرا نام اس کتاب میں موجود رہتا ہے۔''

اسے امام طبرانی، خطیب بغدادی اور منذری نے روایت کیا ہے۔ امام عسقلانی نے فرمایا: اسے امام ابن حبان نے الثقات میں روایت کیا ہے۔

٢٨. عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رضی الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی الله عليه وآله وسلم: مَنْ صَلّٰى عَلَيَّ حِيْنَ يُصْبِحُ عَشْرًا وَحِيْنَ يُمْسِي عَشْرًا أَدْرَكَتْهُ شَفَاعَتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ بِإِسْنَادَيْنِ وَإِسْنَادُ أَحَدِهِمَا جَيِّدٌ وَرِجَالُهُ وُثِّقُوْا كَمَا قَالَ الْمُنْذِرِيُّ وَالْهَيْثَمِيُّ.

٢٨: أخرجه المنذري في الترغيب والترهيب، ١/٢٦١، الرقم: ٩٨٧، والهيثمي في مجمع الزوائد، ١٠/١٢٠۔

''حضرت ابو دَرداء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو شخص صبح کے وقت اور شام کے وقت مجھ پر دس دفعہ درود بھیجے گا اُسے قیامت کے روز میری شفاعت نصیب ہو گی۔''

امام منذری اور ہیثمی نے فرمایا: اسے امام طبرانی نے دو اسناد کے ساتھ روایت کیا ہے۔ ان میں سے ایک کی سند جید ہے اور اس کے رجال ثقہ ہیں۔

٢٩. عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ أَبِي لَيْلٰى قَالَ: لَقِيَنِي كَعْبُ بْنُ عُجْرَةَ رضی اللہ عنہ فَقَالَ: أَلَا أُهْدِي لَکَ هَدِيَّةً سَمِعْتُهَا مِنَ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم؟ فَقُلْتُ: بَلٰى، فَأَهْدِهَا لِي، فَقَالَ: سَأَلْنَا رَسُوْلَ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فَقُلْنَا: يَا

٢٩: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الأنبياء، باب قول اللّٰه تعالى: واتخذ اللّٰه إبراهيم خليلا، ١٢٣٣/٣، الرقم: ٣١٩٠، وأيضًا في كتاب الدعوات، باب الصلاة على النبي صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، ٢٣٣٨/٥، الرقم: ٥٩٩٦، ومسلم في الصحيح، كتاب الصلاة، باب الصلاة على النبي صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بعد التشهد، ٣٠٥/١، الرقم: ٤٠٦، والنسائي في السنن، كتاب السهو، باب نوع آخر، ٤٧/٣، الرقم: ١٢٨٧ـ ١٢٨٩، والدارمي في السنن، ٣٥٦/١، الرقم: ١٣٤٢ـ

رَسُوْلَ اللهِ، كَيْفَ الصَّلَاةُ عَلَيْكُمْ أَهْلَ الْبَيْتِ، فَإِنَّ اللهَ قَدْ عَلَّمَنَا كَيْفَ نُسَلِّمُ عَلَيْكُمْ؟ قَالَ: قُوْلُوْا: اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ، كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى إِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى آلِ إِبْرَاهِيْمَ، إِنَّکَ حَمِيْدٌ مَجِيْدٌ. اَللّٰهُمَّ بَارِکْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ، كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى إِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى آلِ إِبْرَاهِيْمَ، إِنَّکَ حَمِيْدٌ مَجِيْدٌ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

’’حضرت عبد الرحمٰن بن ابی لیلیٰ کا بیان ہے کہ مجھے حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ ملے اور فرمایا: کیا میں تمہیں ایک تحفہ نہ دوں جسے میں نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا ہے؟ تو میں نے عرض کیا: کیوں نہیں، آپ مجھے وہ ضرور عطا کریں، انہوں نے فرمایا: ہم نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کیا: یارسول اللہ! اللہ تعالیٰ نے ہمیں آپ کی خدمت میں سلام بھیجنا تو سکھا دیا ہے لیکن ہم آپ کے اہلِ بیت پر درود کیسے بھیجا کریں؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: یوں کہا کرو: اے اللہ! درود بھیج حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اور آلِ محمد پر جیسے تو نے درود بھیجا حضرت ابراہیم علیہ السلام پر اور آلِ ابراہیم پر، بیشک تُو بہت تعریف والا اور بزرگی والا ہے۔ اے اللہ! برکت نازل فرما حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اور آلِ محمد پر جیسے تو نے برکت نازل فرمائی حضرت ابراہیم علیہ السلام اور آلِ ابراہیم پر، بے شک تُو تعریف اور بزرگی والا ہے۔‘‘ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٣٠. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: مَنْ سَرَّهُ أَنْ يَكْتَالَ بِالْمِكْيَالِ الْأَوْفٰى، إِذَا صَلّٰى عَلَيْنَا أَهْلَ الْبَيْتِ، فَلْيَقُلْ: اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ وَأَزْوَاجِهٖ أُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَذُرِّيَّتِهٖ وَأَهْلِ بَيْتِهٖ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى آلِ إِبْرَاهِيْمَ إِنَّکَ حَمِيْدٌ مَجِيْدٌ.

رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ وَالْبَيْهَقِيُّ وَالْبُخَارِيُّ فِي الْكَبِيْرِ.

''حضرت ابو ہریرہ ﷺ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جو شخص یہ پسند کرتا ہے کہ اس کا نامۂ اعمال (اجر و ثواب کے) پیمانے سے پورا پورا ناپا جائے، تو جب وہ ہم اہلِ بیت پر درود بھیجے تو اسے یوں کہنا چاہئے: ﴿اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ وَأَزْوَاجِهٖ أُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَذُرِّيَّتِهٖ وَأَهْلِ بَيْتِهٖ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى آلِ إِبْرَاهِيْمَ إِنَّکَ حَمِيْدٌ مَجِيْدٌ﴾ ''اے اللہ! تو درود بھیج حضرت محمد ﷺ،

٣٠: أخرجه أبو داود في السنن، كتاب الصلاة، باب الصلاة على النبي ﷺ بعد التشهد، ١/٢٥٨، الرقم: ٩٨٢، والبخاري في التاريخ الكبير، ٣/٨٧، الرقم: ٣٠٥، والبيهقي في السنن الكبرى، ٢/١٥١، الرقم: ٢٦٨٢، والديلمي في مسند الفردوس، ٣/٥٩٦، الرقم: ٥٨٧١، والعسقلاني في فتح الباري، ١١/١٦٧۔

ان کی ازواجِ مطہرات، ان کی اولادِ اطہار اور ان کے اہلِ بیت اطہار پر جیسا کہ تو نے درود بھیجا حضرت ابراہیم علیہ السلام کی آل پر، بے شک تُو بہت زیادہ تعریف کیا ہوا اور بزرگی والا ہے۔‘‘

اسے امام ابو داؤد، بیہقی اور بخاری نے التاریخ الکبیر میں روایت کیا ہے۔

٣١. عَنْ زَيْدِ بْنِ خَارِجَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: أَنَا سَأَلْتُ رَسُوْلَ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فَقَالَ: صَلُّوْا عَلَيَّ وَاجْتَهِدُوْا فِي الدُّعَاءِ وَقُوْلُوْا: اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ. رَوَاهُ النَّسَائِيُّ.

وفي رواية: عَنْ زَيْدِ بْنِ خَارِجَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: إِنِّي سَأَلْتُ رَسُوْلَ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فَقُلْتُ: كَيْفَ الصَّلَاةُ عَلَيْكَ؟ قَالَ: صَلُّوْا وَاجْتَهِدُوْا، ثُمَّ

٣١: أخرجه النسائي في السنن، كتاب السهو، باب نوع آخر، ٣/٤٨، الرقم: ١٢٩٢، وأيضًا في السنن الكبرى، ١/٣٨٣، الرقم: ١٢٩٢، وأيضًا، ٦/١٩، الرقم: ٩٨٨١، وأحمد بن حنبل في المسند، ١/١٩٩، الرقم: ١٧١٤، والدولابي في الكنى والأسماء، ٢/٨٠٩، الرقم: ١٤١٢، وابن القيم في جلاء الأفهام/٤٠، والسيوطي في الدر المنثور، ٦/٦٥١۔

قُولُوا: اَللّٰهُمَّ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَعَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی إِبْرَاهِيمَ إِنَّکَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَقَالَ ابْنُ الْقَيِّمِ: إِسْنَادُهُ صَحِيحٌ.

’’حضرت زید بن خارجہ انصاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں سوال کیا: (یا رسول اللہ!) ہم آپ پر درود کیسے بھیجیں؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: مجھ پر درود بھیجا کرو اور خوب گڑگڑا کر دعا کیا کرو اور یوں کہا کرو: ﴿اَللّٰهُمَّ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَعَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی إِبْرَاهِيمَ إِنَّکَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ﴾ ’’اے اللہ! تو حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آل پر درود بھیج۔‘‘ اس حدیث کو امام نسائی نے روایت کیا ہے۔

’’ایک روایت میں حضرت زید بن خارجہ انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں سوال کیا: تو میں نے عرض کیا: (یا رسول اللہ!) آپ پر درود کیسے بھیجیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: مجھ پر خوب درود بھیجا کرو اور خوب گڑگڑایا کرو پھر یوں کہا کرو: ﴿اَللّٰهُمَّ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَعَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی إِبْرَاهِيمَ إِنَّکَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ﴾ ’’اے اللہ! تو حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اور آپ کی آل پر برکت نازل فرما جیسے کہ تو نے حضرت ابراہیم علیہ السلام پر برکت نازل کی، بے شک تو بہت زیادہ تعریف کے لائق اور بزرگی والا

ہے۔‘‘

اس حدیث کو امام احمد بن حنبل نے روایت کیا ہے۔ اور علامہ ابن القیم الجوزیہ نے کہا: اس کی سند صحیح ہے۔

٣٢. عَنْ رُوَيْفِعِ بْنِ ثَابِتٍ الْأَنْصَارِي رضی الله عنه أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صلی الله علیه وآله وسلم قَالَ: مَنْ صَلّٰى عَلٰى مُحَمَّدٍ، وَقَالَ: اَللّٰهُمَّ أَنْزِلْهُ الْمَقْعَدَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَکَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ. وَجَبَتْ لَهٗ شَفَاعَتِي.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالْبَزَّارُ وَالطَّبَرَانِيُّ، وَقَالَ ابْنُ كَثِيرٍ: وَهٰذَا إِسْنَادٌ لَا بَأْسَ بِهٖ. وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ: رَوَاهُ الْبَزَّارُ وَالطَّبَرَانِيُّ فِي الْأَوْسَطِ وَالْكَبِيرِ

٣٢: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٤/١٠٨، الرقم: ١٧٠٣٢، والبزار في المسند، ٦/٢٩٩، الرقم: ٢٣١٥، والطبراني في المعجم الأوسط، ٣/٣٢١، الرقم: ٣٢٨٥، وأيضًا في المعجم الكبير، ٥/٢٥، الرقم: ٤٤٨٠، وابن أبي عاصم في السنة، ٢/٣٢٩، الرقم: ٢٥٨٧، وابن قانع في معجم الصحابة، ١/٢١٧، والجهضمي في فضل الصلاة على النبي صلی الله علیه وآله وسلم/٥٢، والمنذري في الترغيب والترهيب، ٢/٣٢٩، الرقم: ٢٥٨٧، والهيثمي في مجمع الزوائد، ١٠/١٦٣، وابن كثير في تفسير القرآن العظيم، ٣/٥١٤۔

وَأَسَانِيْدُهُمْ حَسَنَةٌ.

''حضرت رُوَیفع بن ثابت انصاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس نے محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجا اور یہ کہا: ﴿اَللّٰهُمَّ أَنْزِلْهُ الْمَقْعَدَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَکَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ﴾ ''یا اللہ! حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو قیامت کے روز اپنے نزدیک مقامِ قرب پر فائز فرما۔'' اس کے لیے میری شفاعت واجب ہو جاتی ہے۔''

اسے امام احمد بزار اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔ امام ابن کثیر نے فرمایا: اس کی اسناد میں کوئی نقص نہیں ہے۔ اور امام ہیثمی نے فرمایا: اسے امام بزار نے اور طبرانی نے الأوسط اور الکبیر میں روایت کیا ہے، ان سب کی سند حسن ہے۔

٣٣. عَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قَالَ: مَنْ قَالَ حِيْنَ يُنَادِي الْمُنَادِي: اَللّٰهُمَّ رَبَّ هٰذِهِ الدَّعْوَةِ التَّامَّةِ وَالصَّلَاةِ الْقَائِمَةِ، صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَارْضَ عَنْهُ رِضًا لَا تَسْخَطُ بَعْدَهُ، اِسْتَجَابَ اللهُ لَهُ

٣٣: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٣/٣٣٧، الرقم: ١٤٦٥٩، والطبراني في المعجم الأوسط، ١/٦٩، الرقم: ١٩٤، وابن السني في عمل اليوم والليلة، ١/٨٨، الرقم: ٩٦، والمنذري في الترغيب والترهيب، ١/١١٦، الرقم: ٣٩٦، والهيثمي في مجمع الزوائد، ١/٣٣٢۔

دَعْوَتَهُ. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالطَّبَرَانِيُّ وَابْنُ السُّنِّيِّ.

''حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جس نے اذان سنتے وقت یہ کہا: ﴿اَللّٰهُمَّ رَبَّ هٰذِهِ الدَّعْوَةِ التَّامَّةِ وَالصَّلَاةِ الْقَائِمَةِ، صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَارْضَ عَنْهُ رِضًا لَا تَسْخَطُ بَعْدَهُ﴾ ''اے میرے اللہ! اے اس دعوتِ کامل اور قائم ہونے والی نماز کے ربّ! تُو حضرت محمد ﷺ پر درود بھیج اور ان سے اس طرح راضی ہو جا کہ اس کے بعد تو ناراض نہ ہو۔'' تو (اس درود کے بعد) اللہ تعالیٰ اس بندے کی (ہر) دعا قبول فرماتا ہے۔''

اس حدیث کو امام احمد، طبرانی اور ابن السنی نے روایت کیا ہے۔

٣٤. عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رضی اللہ عنہ، عَنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ قَالَ: أَيُّمَا رَجُلٍ مُسْلِمٍ لَمْ يَكُنْ عِنْدَهُ صَدَقَةٌ فَلْيَقُلْ فِي دُعَاءِهٖ: اَللّٰهُمَّ، صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ، وَصَلِّ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ، فَإِنَّهَا زَكَاةٌ.

٣٤: أخرجه ابن حبان في الصحيح، كتاب الرقاق، باب الأدعية، ١٨٥/٣، الرقم: ٩٠٣، والبخاري في الأدب المفرد/٢٢٣، الرقم: ٦٤٠، والحاكم في المستدرك، ١٤٤/٤، الرقم: ٧١٧٥، والبيهقي في شعب الإيمان، ٨٦/٢، الرقم: ١٢٣١۔

رَوَاهُ ابْنُ حِبَّانَ وَالْبُخَارِيُّ فِي الْأَدَبِ وَالْحَاكِمُ، وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الإِسْنَادِ.

''حضرت ابو سعید خدری ﷺ روایت بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جس کسی مسلمان کے پاس صدقہ نہ ہوتو وہ اپنی دعا میں یہ کہے: ﴿اَللّٰهُمَّ، صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ عَبْدِکَ وَرَسُوْلِکَ، وَصَلِّ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ﴾ ''یا اللہ! تو اپنے بندے اور رسول حضرت محمد ﷺ پر درود بھیج، مؤمن مردوں اور مؤمن عورتوں اور مسلمان مردوں اور مسلمان عورتوں پر بھی درود بھیج۔'' سو اس کا یہ درود اس کی زکوٰۃ (یعنی روحانی و جسمانی پاکیزگی کا باعث) ہوگی۔''

اسے امام ابنِ حبان نے اور بخاری نے **الأدب المفرد** میں اور حاکم نے روایت کیا ہے۔ اور امام حاکم نے فرمایا: اس حدیث کی سند صحیح ہے۔

٣٥. **عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ** رضي الله عنهما **قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ** ﷺ: **مَنْ**

٣٥: أخرجه الطبراني في المعجم الأوسط، ١/٨٢، الرقم؛ ٢٣٥، وأيضًا في المعجم الكبير، ١١/٢٠٦، الرقم: ١١٥٠٩، وأيضًا في مسند الشاميين، ٣/١٩٧، الرقم: ٢٠٧٠، وأبو نعيم في حلية الأولياء، ٣/٢٠٦، والخطيب البغدادي في تاريخ بغداد، ٨/٣٣٨، والمنذري في الترغيب والترهيب، ٢/٣٢٩، الرقم: ←

قَالَ: جَزَى اللهُ عَنَّا مُحَمَّدًا بِمَا هُوَ أَهْلُهُ. أَتْعَبَ سَبْعِيْنَ كَاتِبًا أَلْفَ صَبَاحٍ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَأَبُوْ نُعَيْمٍ، وَقَالَ الذَّهَبِيُّ: قَالَ النَّسَائِيُّ: هَانِئُ بْنُ هَانِئٍ لَيْسَ بِهٖ بَأْسٌ وَذَكَرَهُ ابْنُ حِبَّانَ فِي الثِّقَاتِ.

''حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جس نے یہ کہا: ﴿جَزَى اللهُ عَنَّا مُحَمَّدًا بِمَا هُوَ أَهْلُهُ﴾ ''اللہ تعالیٰ ہماری طرف سے محمد مصطفیٰ ﷺ کو وہ جزائے خیر عطا فرمائے جس کے آپ ﷺ اہل ہیں۔'' تو گویا اس نے ہزار صبحوں تک ستر (ثواب لکھنے والے) فرشتوں کو تھکا دیا۔''

اس حدیث کو امام طبرانی اور ابونعیم نے روایت کیا ہے۔ امام ذہبی نے بیان کیا کہ امام نسائی نے فرمایا: راوی ہانی بن ہانی میں کوئی نقص نہیں، اور ابن حبان نے انہیں الثقات میں ذکر کیا ہے۔

٣٦. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: مَا جَلَسَ قَوْمٌ

.... ٢٥٨٥، والذهبي في ميزان الاعتدال، ٧/٧٢، الرقم: ٩٢٠٦۔ ٩٢٠٧، والهيثمي في مجمع الزوائد، ١٠/١٦٣۔

٣٦: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب الدعوات، باب ما جاء في القوم يجلسون ولا يذكرون الله، ٥/٤٦١، الرقم: ٣٣٨٠، ←

مَجْلِسًا لَمْ يَذْكُرُوا اللهَ فِيهِ وَلَمْ يُصَلُّوْا عَلٰى نَبِيِّهِمْ إِلَّا كَانَ عَلَيْهِمْ تِرَةً فَإِنْ شَاءَ عَذَّبَهُمْ وَإِنْ شَاءَ غَفَرَ لَهُمْ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَأَحْمَدُ. وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ. وَقَالَ الْمَقْدِسِيُّ: سَنَدُهُ حَسَنٌ.

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ہر وہ مجلس جس میں لوگ جمع ہوں اور اس میں نہ تو اللہ تعالیٰ کا ذکر کریں اور نہ ہی اپنے نبی مکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجیں تو وہ مجلس قیامت کے دن ان لوگوں کے لیے وبال ہو گی اور پھر اگر اللہ تعالیٰ چاہے تو انہیں عذاب دے اور چاہے تو انہیں معاف فرما دے۔''

اس حدیث کو امام ترمذی، نسائی اور احمد نے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ امام مقدسی نے بھی فرمایا: اس کی سند حسن ہے۔

.... والنسائي في السنن الكبرى، ٦/١٠٧ـ ١٠٨، الرقم: ١٠٢٣٨ـ ١٠٢٣٩، وأحمد بن حنبل في المسند، ٢/٤٨٤، الرقم: ١٠٢٨٢، وأبو نعيم في حلية الأولياء، ٨/١٣٠، وابن المبارك في الزهد، ١/٢٨، الرقم: ٤٧، والمنذري في الترغيب والترهيب، ٢/٢٦٢، الرقم: ٢٣٣٠، والمقدسي في الترغيب في الدعاء/١٩٣، الرقم: ١٠٦ـ

٣٧. عَنْ حُسَيْنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ ﷺ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: اَلْبَخِيْلُ الَّذِي مَنْ ذُكِرْتُ عِنْدَهُ فَلَمْ يُصَلِّ عَلَيَّ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَأَحْمَدُ وَابْنُ حِبَّانَ وَالْحَاكِمُ وَأَبُوْ يَعْلٰى،

٣٧: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب الدعوات، باب قول رسول الله ﷺ: رغم أنف رجل، ٥/٥٥١، الرقم: ٣٥٤٦، والنسائي في السنن الكبرى، ٥/٣٤، الرقم: ٨١٠٠، ٦/١٩ـ٢٠، الرقم: ٩٨٨٣ـ ٩٨٨٥، وأحمد بن حنبل في المسند، ١/٢٠١، الرقم: ١٧٣٦، وابن حبان في الصحيح، ٣/١٨٩، الرقم: ٩٠٩، والحاكم في المستدرك، ١/٧٣٤، الرقم: ٢٠١٥، وأبو يعلى في المسند، ١٢/١٤٧، الرقم: ٦٧٧٦، والطبراني في المجعم الكبير، ٣/١٢٧، الرقم: ٢٨٨٥، والبزار في المسند، ٤/١٨٥، والبيهقي في شعب الإيمان، ٢/٢١٣، الرقم: ١٥٦٥ـ١٥٦٨، والبخاري في التاريخ الكبير، ٥/١٤٨، الرقم: ٤٥٢، وابن أبي عاصم في الآحاد والمثاني، ١/٣١١، الرقم: ٤٣٢، والديلمي في مسند الفردوس، ٢/٣٧، الرقم: ٢٢٣٠، والمنذري في الترغيب والترهيب، ٢/٣٣٢، الرقم: ٢٦٠٠ـ٢٦٠١، والهيثمي في مجمع الزوائد، ١٠/١٦٤ـ

وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ، وَقَالَ الْحَاكِمُ: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الإِسْنَادِ.

''حضرت حسین بن علی بن ابو طالب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: بے شک وہ شخص بخیل ہے جس کے سامنے میرا ذکر ہو اور وہ مجھ پر درود نہ بھیجے۔''

اس حدیث کو امام ترمذی، نسائی، احمد، ابن حبان، حاکم اور ابو یعلی نے روایت کیا ہے۔ امام ابوعیسیٰ نے فرمایا کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور امام حاکم نے فرمایا کہ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے۔

وفي رواية: عَنْ أَبِي ذَرٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِأَبْخَلِ النَّاسِ؟ قَالُوْا: بَلٰى، يَا رَسُوْلَ اللهِ، قَالَ: مَنْ ذُكِرْتُ عِنْدَهُ فَلَمْ يُصَلِّ عَلَيَّ. رَوَاهُ ابْنُ أَبِي عَاصِمٍ كَمَا قَالَ الْمُنْذِرِيُّ.

''ایک روایت میں حضرت ابو ذر غفاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: کیا میں تمہیں لوگوں میں سے بخیل ترین آدمی کے بارے میں نہ بتاؤں؟ صحابہ کرام نے عرض کیا: کیوں نہیں، یا رسول اللہ! تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: (سب سے زیادہ بخیل) وہ شخص ہے جس کے سامنے میرا ذکر کیا گیا اور اس نے مجھ پر درود نہ بھیجا۔''

اس حدیث کو امام ابن ابی عاصم نے روایت کیا ہے جیسا کہ امام منذری نے فرمایا ہے۔

٣٨. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما **قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ** ﷺ: **مَنْ نَسِيَ الصَّلَاةَ عَلَيَّ خَطِئَ طَرِيْقَ الْجَنَّةَ.**

رَوَاهُ ابْنُ مَاجَه وَالطَّبَرَانِيُّ.

وفي رواية: **عَنْ جَعْفَرٍ عَنْ أَبِيْهِ** رضي الله عنه **قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ** ﷺ: **مَنْ ذُكِرْتُ عِنْدَهُ فَنَسِيَ الصَّلَاةَ عَلَيَّ خَطِيءَ طَرِيْقَ الْجَنَّةَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ. رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَالطَّبَرَانِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ.**

٣٨: أخرجه ابن ماجه في السنن، كتاب إقامة الصلاة والسنة فيها، باب الصلاة على النبي ﷺ، ١/٢٩٤، الرقم: ٩٠٨، وابن أبي شيبة في المصنف، ٦/٣٢٦، الرقم: ٣١٧٩٣، والطبراني في المعجم الكبير، ٣/١٢٨، الرقم: ٢٨٨٧، وأيضًا، ١٢/١٨٠، الرقم: ١٢٨١٩، والجهضمي في فضل الصلاة على النبي ﷺ/٤٦_٤٨، الرقم: ٤١_٤٤، وأبو نعيم في حلية الأولياء، ٦/٢٦٧، والبيهقي في شعب الإيمان، ٢/٢١٥، الرقم: ١٥٧٣، والمنذري في الترغيب والترهيب، ٢/٣٣١_ ٣٣٢، الرقم: ٢٥٩٧، ٢٥٩٩_

''حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جو مجھ پر درود پڑھنا بھول گیا وہ جنت کا راستہ بھول گیا۔''

اسے امام ابن ماجہ اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔

''ایک روایت میں حضرت جعفر رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جس شخص کے سامنے میرا ذکر کیا جائے اور وہ مجھ پر درود بھیجنا بھول جائے تو قیامت کے دن وہ جنت کا راستہ بھول جائے گا۔''

اس حدیث کو امام ابن ابی شیبہ، طبرانی اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔

٣٩. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَا اجْتَمَعَ قَوْمٌ فِي مَجْلِسٍ فَتَفَرَّقُوْا مِنْ غَيْرِ ذِكْرِ اللهِ وَالصَّلَاةِ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ إِلَّا كَانَ عَلَيْهِمْ حَسْرَةً يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

رَوَاهُ ابْنُ حِبَّانَ وَأَحْمَدُ، وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ: رِجَالُهُ رِجَالُ الصَّحِيْحِ.

٣٩: أخرجه ابن حبان في الصحيح، كتاب البر والإحسان، باب الصحبة والمجالسة، ذكر البيان بأن تفرق القوم عن المجلس عن غير ذكر الله، ٢/٣٥١، الرقم: ٥٩٠، وأحمد بن حنبل في المسند، ٢/٤٤٦، الرقم: ٩٧٦٣، وابن المبارك في الزهد، ١/٣٤٢، الرقم: ٩٦٢، والهيثمي في مجمع الزوائد، ١٠/٧٩۔

’’حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جولوگ کسی مجلس میں اکٹھے ہوئے اور پھر وہ (اس مجلس میں) اﷲ تعالیٰ کا ذکر اور نبی مکرم (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پر درود پڑھے بغیر منتشر ہو گئے تو وہ مجلس ان کے لیے قیامت کے روز باعث حسرت (وخسارہ) بننے کے سوا اور کچھ نہ ہو گی۔‘‘

اس حدیث کو امام ابن حبان اور احمد نے روایت کیا ہے۔ امام ہیثمی نے فرمایا: اس کی سند کے رجال صحیح حدیث کے رجال ہیں۔

٤٠. عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ رضی اللہ عنہ، عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قَالَ: لَا صَلَاةَ لِمَنْ لَا وُضُوْءَ لَهُ، وَلَا وُضُوْءَ لِمَنْ لَمْ يَذْكُرِ اسْمَ اللهِ عَلَيْهِ، وَلَا صَلَاةَ لِمَنْ لَا يُصَلِّي عَلَى النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، وَلَا صَلَاةَ لِمَنْ لَا يُحِبُّ

٤٠: أخرجه ابن ماجه في السنن، كتاب الطهارة وسننها، باب ما جاء في التسمية على الوضوء، ١/١٤٠، الرقم: ٤٠٠، والدار قطني في السنن، ١/٣٥٥، الرقم: ٥، والحاكم في المستدرك، ١/٤٠٢، الرقم: ٩٩٢، والطبراني في المعجم الكبير، ٦/١٢١، الرقم: ٥٦٩٩، وأيضًا في الدعاء/١٣٩، الرقم: ٣٨٢، والروياني في المسند، ٢/٢٢٨، الرقم: ١٠٩٨، والبيهقي في السنن الكبرى، ٢/٣٧٩، الرقم: ٣٧٨١، والديلمي في مسند الفردوس، ٥/١٩٦، الرقم: ٧٩٣٨۔

الْأَنْصَارَ. رَوَاهُ ابْنُ مَاجه وَالدَّارَ قُطْنِيُّ وَالْحَاكِمُ وَالطَّبَرَانِيُّ.

''حضرت سہل بن سعد الساعدی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس شخص کا وضو نہیں اس کی نماز نہیں، جو آدمی وضو کرتے وقت اللہ تعالیٰ کا نام نہیں لیتا اس کا وضو نہیں ہوتا اور جو حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود نہیں پڑھتا، اس کی نماز نہیں ہوتی، اور جو انصار سے محبت نہیں رکھتا اس کی بھی نماز نہیں ہوتی۔''

اس حدیث کو امام ابن ماجہ، دارقطنی، حاکم اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔

٤١. عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ، قَالَ: إِنَّ الدُّعَاءَ مَوْقُوفٌ بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ، لَا يَصْعَدُ مِنْهُ شَيْءٌ حَتّٰى تُصَلِّيَ عَلٰى نَبِيِّکَ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

''حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ روایت بیان فرماتے ہیں کہ یقیناً دعا اس وقت تک زمین اور آسمان کے درمیان ٹھہری رہتی ہے اور اس میں سے کوئی بھی چیز اوپر نہیں جاتی جب تک تم اپنے نبی (مکرم) صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود نہ پڑھ لو۔''

اس حدیث کو امام ترمذی نے روایت کیا ہے۔

٤١: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب الصلاة، باب ما جاء في فضل الصلاة على النبي صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، ٢/٣٥٦، الرقم ٤٨٦، والمنذري في الترغيب والترهيب، ٢/٣٣٠، الرقم: ٢٥٩٠۔

وفي رواية: عَنْ عَلِيٍّ ﷺ قَالَ: كُلُّ دُعَاءٍ مَحْجُوبٌ حَتّٰى يُصَلِّيَ عَلٰى مُحَمَّدٍ ﷺ، وَآلِ مُحَمَّدٍ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ بِإِسْنَادٍ جَيِّدٍ. وَقَالَ الْمُنْذِرِيُّ وَالْهَيْثَمِيُّ: وَرِجَالُهُ ثِقَاتٌ. (۱)

’’ایک روایت میں حضرت علی ﷺ فرماتے ہیں کہ ہر دعا اس وقت تک قبول نہیں ہوتی جب تک حضور نبی اکرم ﷺ پر اور آپ کے اہلِ بیت پر درود نہ بھیجا جائے۔‘‘

اس حدیث کو امام طبرانی اور بیہقی نے سند جید کے ساتھ روایت کیا ہے۔ امام منذری اور ہیثمی نے فرمایا: اس کے رجال ثقہ ہیں۔

(۱) أخرجه الطبراني في المعجم الأوسط، ١/٢٢٠، الرقم: ٧٢١، والبيهقي في شعب الإيمان، ٢/٢١٦، الرقم: ١٥٧٥، والمنذري في الترغيب والترهيب، ٢/٣٣٠، الرقم: ٢٥٨٩، والديلمي في مسند الفردوس، ٣/٢٥٥، الرقم: ٤٧٥٤، والهيثمي في مجمع الزوائد، ١٠/١٦٠۔

درود وسلام کے فضائل و برکات

مذکورہ بالا اَحادیث مبارکہ کی روشنی میں درود وسلام کے مختصراً درج ذیل فضائل ہمارے سامنے آئے ہیں:

١. درود وسلام سنتِ الٰہیہ اور سنتِ ملائکہ ہے۔

٢. درود وسلام پڑھنے والے پر خود اللہ ربّ العزت درود بھیجتا ہے۔

٣. درود وسلام بارگاہ الوہیت اور بارگاہ رسالت سے تعلق وقربت کا مجرب ترین نسخہ ہے۔

٤. درود وسلام آقا علیہ السلام کی توجہات، عنایات اور زیارت کا وسیلہ ہے۔

٥. درود وسلام حبیب کبریا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ سے شرفِ جواب کا موجب ہے۔

٦. درود وسلام، توبہ، بلندی درجات کا وسیلہ اور نزولِ رحمتِ خدا وندی کا مؤثر ترین ذریعہ ہے۔

٧. درود وسلام بے شمار اجر وثواب، دنیوی واُخروی فلاح اور کامیابی کا ذریعہ ہے۔

٨. درود وسلام کی قبولیت نہ صرف یقینی ہے بلکہ دعا اور دیگر اعمال صالحہ کی قبولیت کا ذریعہ بھی ہے۔

۹. درود و سلام دنیا و آخرت کے غموں کا مداوا ہے۔

۱۰. درود و سلام جسمانی وروحانی پاکیزگی کا ذریعہ ہے۔

۱۱. درود و سلام نہ پڑھنے والا شخص سب سے بڑا بخیل ہے۔

۱۲. درود و سلام نہ پڑھنے والا شخص جنت کا راستہ بھول جائے گا۔

مصادر التّخریج

١. القرآن الحکیم۔

٢. احمد بن حنبل، ابو عبد اللہ بن محمد (١٦٤۔٢٤١ھ/ ٧٨٠۔٨٥٥ء)۔ المسند۔ بیروت، لبنان: المکتب الاسلامی، ١٣٩٨ھ/١٩٧٨ء۔

٣. ابن اسحاق، اسماعیل الجهضمی القاضی المالکی (١٩٩-٢٨٢ھ)۔ فضل الصلاۃ علی النبی ﷺ۔ بیروت، لبنان: المکتب الاسلامی، ١٣٩٧ھ۔

٤. بخاری، ابوعبد اللہ محمد بن إسماعیل بن إبراھیم بن مغیرہ (١٩٤-٢٥٦ھ/ ٨١٠-٨٧٠ء)۔ الأدب المفرد۔ بیروت، لبنان: دار البشائر الاسلامیہ، ١٤٠٩ھ/١٩٨٩ء۔

٥. بخاری، ابوعبد اللہ محمد بن إسماعیل بن إبراھیم بن مغیرہ (١٩٤۔٢٥٦ھ/ ٨١٠۔ ٨٧٠ء)۔ التاریخ الکبیر۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ۔

٦. بخاری، ابوعبد اللہ محمد بن اسماعیل بن ابراھیم بن مغیرہ (١٩٤۔٢٥٦ھ/ ٨١٠۔ ٨٧٠ء)۔ الصحیح۔ بیروت، لبنان + دمشق، شام: دار القلم، ١٤٠١ھ/ ١٩٨١ء۔

٧. بزار، ابو بکر احمد بن عمرو بن عبد الخالق بصری (٢١٠۔٢٩٢ھ/

٨٢٥ـ٩٠٥ء)۔ المسند بیروت، لبنان: ۱۴۰۹ھ۔

٨. بیہقی، ابو بکر احمد بن حسین بن علی بن عبد اللہ بن موسیٰ (٣٨٤-٤٥٨ھ/ ٩٩٤-١٠٦٦ء)۔ دلائل النبوة۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ١٤٠٥ھ/١٩٨٥ء۔

٩. بیہقی، ابو بکر احمد بن حسین بن علی بن عبد اللہ بن موسیٰ (٣٨٤ـ٤٥٨ھ/ ٩٩٤ـ١٠٦٦ء)۔ السنن الصغری۔ مدینہ منورہ، سعودی عرب: مکتبة الدار، ١٤١٠ھ/ ١٩٨٩ء۔

١٠. بیہقی، ابو بکر احمد بن حسین بن علی بن عبد اللہ بن موسیٰ (٣٨٤ـ٤٥٨ھ/ ٩٩٤ـ١٠٦٦ء)۔ السنن الکبری۔ مکہ مکرمہ، سعودی عرب: مکتبہ دار الباز، ١٤١٤ھ/ ١٩٩٤ء۔

١١. بیہقی، ابو بکر احمد بن حسین بن علی بن عبد اللہ بن موسیٰ (٣٨٤-٤٥٨ھ/ ٩٩٤-١٠٦٦ء)۔ شعب الإيمان۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ١٤١٠ھ/١٩٩٠ء۔

١٢. ترمذی، ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ بن سورہ بن موسیٰ بن ضحاک سلمی (٢١٠ـ٢٧٩ھ/ ٨٢٥ـ٨٩٢ء) ۔ السنن۔ بیروت، لبنان: دار الغرب الاسلامی، ١٩٩٨ء۔

١٣. ابن جعد، ابو الحسن علی بن جعد بن عبید ہاشمی (١٣٣-٢٣٠ھ/

٧٥٠-٨٤٥ء)۔ **المسند**۔ بیروت، لبنان: مؤسسہ نادر، ١٤١٠ھ/ ١٩٩٠ء۔

١٤. حارث، ابن ابی اسامہ (١٨٦۔٢٨٢ھ)۔ **بغية الباحث عن زوائد مسند الحارث**۔ مدینہ منورہ، سعودی عرب: مرکز خدمۃ السنۃ والسیرۃ النبویہ، ١٤١٣ھ/١٩٩٢ء۔

١٥. حاکم، ابو عبد اللہ محمد بن عبد اللہ بن محمد (٣٢١۔٤٠٥ھ/ ٩٣٣۔١٠١٤ء)۔ **المستدرک علی الصحيحين**۔ مکہ، سعودی عرب: دار الباز للنشر والتوزیع۔

١٦. ابن ابی حاتم، عبدالرحمٰن بن محمد بن ادریس بن مہران الرازی التیمی، ابو محمد (٢٤٠۔ ٣٢٧ھ)۔ **علل الحديث**۔ بیروت، لبنان: **دار المعرفة**، ١٤٠٥ھ۔

١٧. ابن حبان، ابو حاتم محمد بن حبان بن احمد بن حبان (٢٧٠۔٣٥٤ھ/ ٨٨٤۔٩٦٥ء)۔ **الصحيح**۔ بیروت، لبنان: مؤسسۃ الرسالہ، ١٤١٤ھ/١٩٩٣ء۔

١٨. ابن حجر عسقلانی، احمد بن علی بن محمد بن محمد بن علی بن احمد کنانی (٧٧٣۔٨٥٢ھ/ ١٣٧٢۔ ١٤٤٩ء)۔ **الإصابة في تمييز الصحابة**۔ بیروت، لبنان: دار الجیل، ١٤١٢ھ/ ١٩٩٢ء۔

۱۹. ابن حجر عسقلانی، احمد بن علی بن محمد بن محمد بن علی بن احمد کنانی (۷۷۳۔۸۵۲ھ/ ۱۳۷۲۔۱٤٤۹ء)۔ **فتح الباري شرح صحيح البخاري**۔ لاہور، پاکستان: دارنشر الکتب الاسلامیہ، ۱۴۰۱ھ/ ۱۹۸۱ء۔

۲۰. ابن حجر عسقلانی، احمد بن علی بن محمد بن محمد بن علی بن احمد کنانی (۷۷۳-۸۵۲ھ/۱۳۷۲-۱٤٤۹ء)۔ **لسان الميزان**۔ بیروت، لبنان، مؤسسۃ الأعلمی المطبوعات، ۱٤۰٦ھ/۱۹۸٦ء۔

۲۱. ابن حیان، ابو محمد عبد اللہ بن محمد بن جعفر بن محمد انصاری اصبہانی (۲۷٤۔۳٦۹ھ)۔ **العظمة**۔ ریاض، سعودی عرب: دار العاصمۃ، ۱٤۰۸ھ۔

۲۲. ابن خزیمہ، ابو بکر محمد بن اسحاق (۲۲۳۔۳۱۱ھ/۸۳۸۔۹۲٤ء)۔ **الصحيح**۔ بیروت، لبنان: المکتب الاسلامی، ۱۳۹۰ھ/ ۱۹۷۰ء۔

۲۳. خطیب بغدادی، ابوبکر احمد بن علی بن ثابت بن احمد بن مہدی بن ثابت (۳۹۲۔ ٤٦۳ھ/ ۱۰۰۲۔۱۰۷۱ء)۔ **تاريخ بغداد**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ۔

۲٤. خطیب بغدادی، ابوبکر احمد بن علی بن ثابت بن احمد بن مہدی بن ثابت (۳۹۲۔ ٤٦۳ھ/ ۱۰۰۲۔۱۰۷۱ء)۔ **شرف أصحاب الحديث**۔ انقرہ، ترکی: دار إحیاء السنۃ النبویہ۔

۲۵. دارقطنی، ابو الحسن علی بن عمر بن احمد بن مہدی بن مسعود بن نعمان (۳۰٦-

۳۸۵ھ/۹۱۸-۹۹۵ء)۔ السنن۔ بیروت، لبنان: دار المعرفہ، ۱۳۸۶ھ/ ۱۹۶۶ء۔

۲۶. دارمی، ابو محمد عبد اللہ بن عبد الرحمٰن (۱۸۱۔۲۵۵ھ/۷۹۷۔۸۶۹ء)۔ السنن۔ بیروت، لبنان: دار الکتاب العربی، ۱۴۰۷ھ۔

۲۷. ابو داود، سلیمان بن اشعث سجستانی (۲۰۲۔۲۷۵ھ/۸۱۷۔۸۸۹ء)۔ السنن۔ بیروت، لبنان: دار الفکر، ۱۴۱۴ھ/ ۱۹۹۴ء۔

۲۸. دیلمی، ابو شجاع شیرویہ بن شہردار بن شیرویہ الھمذانی (۴۴۵-۵۰۹ھ/ ۱۰۵۳-۱۱۱۵ء)۔ مسند الفردوس۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۴۰۶ھ/۱۹۸۶ء۔

۲۹. ذہبی، شمس الدین محمد بن احمد (۶۷۳۔۷۴۸ھ)۔ میزان الاعتدال في نقد الرجال۔ بیروت، لبنان، دارالکتب العلمیہ، ۱۹۹۵ء۔

۳۰. ابن راہویہ، ابو یعقوب اسحاق بن ابراہیم بن مخلد بن ابراہیم بن عبداللہ (۱۶۱-۲۳۷ھ/۷۷۸-۸۵۱ء)۔ المسند۔ مدینہ منورہ، سعودی عرب: مکتبۃ الایمان، ۱۴۱۲ھ/۱۹۹۱ء۔

۳۱. رویانی، ابو بکر محمد بن ہارون الرویانی (۳۰۷ھ)۔ المسند۔ قاہرہ، مصر: مؤسسہ قرطبہ، ۱۴۱۶ھ۔

۳۲. سبکی، تقی الدین ابو الحسن علی بن عبد الکافی بن علی بن تمام بن یوسف بن موسیٰ

بن تمام أنصاری (۶۸۳-۷۵۶ھ/۱۲۸٤-۱۳۵۵ء)۔ **شفاء السقام في زيارة خير الأنام**۔ حیدر آباد، بھارت: دائرہ معارف نظامیہ، ۱۳۱۵ھ۔

۳۳. سخاوی، ابو عبد اللہ محمد بن عبد الرحمٰن بن محمد بن ابی بکر بن عثمان بن محمد (۸۳۱-۹۰۲ھ/۱٤۲۸-۱٤۹۷ء)۔ **القول البديع في الصلاة على الحبيب الشفيع**۔ مدینہ منورہ، سعودی عرب: المکتبۃ العلمیہ، ۱۳۹۷ھ/ ۱۹۷۷ء۔

۳٤. ابن السری، ھناد الکوفی (۱۵۲-۲٤۳ھ)۔ **الزهد**۔ کویت: دار الخلفاء للکتاب، ۱٤۰٦ھ۔

۳۵. ابن سعد، ابو عبد اللہ محمد (۱٦۸-۲۳۰ھ/۷۸٤-۸٤۵ء)۔ **الطبقات الكبرى**۔ بیروت، لبنان: دار بیروت للطباعہ و النشر، ۱۳۹۸ھ/ ۱۹۷۸ء۔

۳٦. ابن السُّنّی، احمد بن محمد الدینوری (۲۸٤-۳٦٤ھ)۔ **عمل اليوم والليلة**۔ بیروت، لبنان: دار ابن حزم، ۱٤۲۵ھ/۲۰۰٤ء۔

۳۷. سیوطی، جلال الدین ابو الفضل عبد الرحمٰن بن ابی بکر بن محمد بن ابی بکر بن عثمان (۸٤۹-۹۱۱ھ/۱٤٤۵-۱۵۰۵ء)۔ **الدر المنثور في التّفسير بالمأثور**۔ بیروت، لبنان: دار الفکر، ۱۹۹۳ء۔

۳۸. شاشی، ابو سعید ہیثم بن کلیب بن شریح (۳۳۵ھ/۹۴۶ء)۔ **المسند۔** مدینہ منورہ، سعودی عرب: مکتبۃ العلوم والحکم، ۱۴۱۰ھ۔

۳۹. شوکانی، محمد بن علی بن محمد (م ۱۲۵۵ھ)۔ **نیل الأوطار شرح منتقی الأخبار۔** بیروت، لبنان: دار الجیل، ۱۹۷۳ء۔

۴۰. ابن ابی شیبہ، ابو بکر عبد اللہ بن محمد بن ابراہیم بن عثمان کوفی (۱۵۹۔۲۳۵ھ/۷۷۶۔۸۴۹ء)۔ **المصنف۔** ریاض، سعودی عرب: مکتبۃ الرشد، ۱۴۰۹ھ۔

۴۱. طبرانی، ابو القاسم سلیمان بن احمد بن ایوب بن مطیر اللخمی (۲۶۰-۳۶۰ھ/۸۷۳-۹۷۰ء)۔ **کتاب الدعاء۔** بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیۃ ۱۴۲۱ھ/۲۰۰۱ء۔

۴۲. طبرانی، ابو القاسم سلیمان بن احمد بن ایوب بن مطیر اللخمی (۲۶۰۔۳۶۰ھ/۸۷۳۔۹۷۱ء)۔ **مسند الشامیین۔** بیروت، لبنان: مؤسسۃ الرسالہ، ۱۴۰۵ھ/۱۹۸۴ء۔

۴۳. طبرانی، ابو القاسم سلیمان بن احمد بن ایوب بن مطیر اللخمی (۲۶۰-۳۶۰ھ/۸۷۳-۹۷۰ء)۔ **المعجم الأوسط۔** قاہرہ، مصر: دار الحرمین، ۱۴۱۵ھ۔

۴۴. طبرانی، ابو القاسم سلیمان بن احمد بن ایوب بن مطیر اللخمی (۲۶۰-۳۶۰ھ/

٨٧٣-٩٧٠ء)۔ **المعجم الصغير**۔ بیروت، لبنان: المکتب الاسلامی، ١٤٠٥ھ/١٩٨٥ء

٤٥. طبرانی، ابو القاسم سلیمان بن احمد بن ایوب بن مطیر اللخمی (٢٦٠۔ ٣٦٠ھ/ ٨٧٣۔ ٩٧١ء)۔ **المعجم الکبیر**۔ موصل، عراق: مطبعۃ الزہراء الحدیثہ۔

٤٦. طبرانی، ابو القاسم سلیمان بن احمد بن ایوب بن مطیر اللخمی (٢٦٠۔ ٣٦٠ھ/ ٨٧٣۔ ٩٧١ء)۔ **المعجم الکبیر**۔ قاہرہ، مصر: مکتبہ ابن تیمیہ۔

٤٧. طیالسی، ابو داود سلیمان بن داود جارود (١٣٣۔ ٢٠٤ھ/ ٧٥١۔ ٨١٩ء)۔ **المسند**۔ بیروت، لبنان: دار المعرفہ۔

٤٨. ابن ابی عاصم، ابو بکر بن عمرو بن ضحّاک بن مخلد شیبانی (٢٠٦۔ ٢٨٧ھ/ ٨٢٢۔ ٩٠٠ء)۔ **الآحاد والمثاني**۔ ریاض، سعودی عرب: دار الرایہ، ١٤١١ھ/ ١٩٩١ء۔

٤٩. ابن ابی عاصم، ابو بکر بن عمرو بن ضحّاک بن مخلد شیبانی (٢٠٦۔ ٢٨٧ھ/ ٨٢٢۔ ٩٠٠ء)۔ **السنة**۔ بیروت، لبنان: المکتب الاسلامی، ١٤٠٠ھ۔

٥٠. عبد بن حمید، ابو محمد بن نصر الکسی (٢٤٩ھ/ ٨٦٣ء)۔ **المسند**۔ قاہرہ، مصر: مکتبۃ السنہ، ١٤٠٨ھ/ ١٩٨٨ء۔

٥١. عبد الرزاق، ابو بکر بن ہمام بن نافع صنعانی (١٢٦۔ ٢١١ھ/ ٧٤٤۔ ٨٢٦ء)۔ **المصنف**۔ بیروت، لبنان: المکتب الاسلامی،

١٤٠٣ھ۔

٥٢. عجلونی، ابو الفداء اسماعیل بن محمد جراحی (١٠٨٧-١١٦٢ھ/١٦٧٦-١٧٤٩ء)۔ **كشف الخفاء ومزيل الإلباس عما اشتهر من الأحاديث على ألسنة الناس**۔ بیروت، لبنان: مؤسسۃ الرسالہ، ١٤٠٥ھ/١٩٨٥ء۔

٥٣. ابن عدی، عبد اللہ بن عدی بن عبد اللہ بن محمد ابو احمد الجرجانی (٢٧٧-٣٦٥ھ)۔ **الكامل في ضعفاء الرجال**۔ بیروت، لبنان: دار الفکر، ١٤٠٩ھ/١٩٨٨ء۔

٥٤. ابن عساکر، ابو قاسم علی بن الحسن بن ہبۃ اللہ بن عبد اللہ بن حسین دمشقی الشافعی (٤٩٩-٥٧١ھ/١١٠٥-١١٧٦ء)۔ **تاريخ دمشق الكبير المعروف بـ: تاريخ ابن عساكر**۔ بیروت، لبنان: دار الفکر، ١٩٩٥ء۔

٥٥. ابوعوانہ، یعقوب بن اسحاق بن ابراہیم بن زید نیشاپوری (٢٣٠-٣١٦ھ/٨٤٥-٩٢٨ء)۔ **المسند**۔ بیروت، لبنان: دار المعرفہ، ١٩٩٨ء۔

٥٦. فسوی، ابو یوسف یعقوب بن سفیان (٢٧٧ھ)۔ **المعرفة والتاريخ**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ١٤١٩ھ/١٩٩٩ء۔

٥٧. ابن قانع، عبد الباقی (٢٦٥-٣٥١ھ)۔ **معجم الصحابة**۔ مدینہ منورہ، مکتبۃ الغرباء الاثریۃ، ١٤١٨ھ۔

٥٨. ابن قتیبہ، عبد اللہ بن مسلم بن قتیبہ ابو محمد الدینوری (۲۱۳-۲۷۶ھ)۔ **تأويل مختلف الحديث۔** بیروت، لبنان: دار الجلیل، ۱۳۹۳ھ/۱۹۷۲ء۔

٥٩. قزوینی، عبدالکریم بن محمد الرافعی۔ **التدوين في أخبار قزوين۔** بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۹۸۷ء۔

٦٠. ابن قیم، ابوعبداللہ محمد بن ابی بکر ایوب الزرعی (۶۹۱۔۷۵۱ھ)۔ **جلاء الأفهام في فضل الصلاة على محمد خير الأنام** ﷺ۔ کویت: دار العروبہ، ۱۴۰۷ھ/۱۹۸۷ء۔

٦١. ابن کثیر، ابو الفداء اسماعیل بن عمر بن کثیر بن ضوء بن کثیر بن زرع بصروی (۷۰۱-۷۷۴ھ/۱۳۰۱-۱۳۷۳ء)۔ **تفسير القرآن العظيم۔** بیروت، لبنان: دار الفکر، ۱۴۰۱ھ۔

٦٢. کنانی، احمد بن ابی بکر بن اسماعیل (۷۶۲-۸۴۰ھ)۔ **مصباح الزجاجة في زوائد ابن ماجه۔** بیروت، لبنان، دارالعربیۃ، ۱۴۰۳ھ۔

٦٣. ابن ماجہ، ابوعبد اللہ محمد بن یزید قزوینی (۲۰۹۔۲۷۳ھ/۸۲۴۔۸۸۷ء)۔ **السنن۔** بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۴۱۹ھ/۱۹۹۸ء۔

٦٤. مالک، ابن انس بن مالک رضی اللہ عنہ بن ابی عامر بن عمرو بن حارث أصبحی (۹۳۔ ۱۷۹ھ/۷۱۲۔۷۹۵ء)۔ **الموطأ۔** بیروت، لبنان: دار احیاء

التراث العربی، ١٤٠٦ھ/١٩٨٥ء۔

٦٥. ابن مبارک، ابو عبد الرحمٰن عبد اللہ بن واضح مروزی (۱۱۸۔۱۸۱ھ/۷۳۶۔۷۹۸ء)۔ کتاب الزهد۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ۔

٦٦. مزی، ابو الحجاج یوسف بن زکی عبد الرحمٰن بن یوسف بن عبد الملک بن یوسف بن علی (٦٥٤۔٧٤٢ھ/١٢٥٦۔١٣٤١ء)۔ **تهذيب الكمال**۔ بیروت، لبنان: مؤسسۃ الرسالہ، ١٤٠٠ھ/١٩٨٠ء۔

٦٧. مسلم، ابن الحجاج ابو الحسن القشیری النیسابوری (٢٠٦۔٢٦١ھ/٨٢١۔٨٧٥ء)۔ **الصحيح**۔ بیروت، لبنان: دار احیاء التراث العربی۔

٦٨. مقدسی، عبد الغنی بن عبد الواحد بن علی المقدسی، أبو محمد (٥٤١۔٦٠٠ھ)۔ **الأحاديث المختارة**۔ مکہ المکرّمہ، سعودی عرب: مکتبۃ النهضة الحدیثیہ، ١٤١٠ھ/١٩٩٠ء۔

٦٩. مقدسی، عبد الغنی بن عبد الواحد بن علی، أبو محمد (٥٤١۔٦٠٠ھ)۔ **الترغيب في الدعاء**۔ بیروت، لبنان: دار ابن حزم، ١٤١٦ھ/١٩٩٥ء۔

٧٠. مقدسی، محمد بن عبد الواحد حنبلی (٦٤٣ھ)۔ **فضائل الأعمال** ۔ قاہرہ، مصر۔

٧١. مناوی، عبدالرؤف بن تاج العارفین بن علی (٩٥٢-١٠٣١ھ/

١٠٤٥-١٦٢١ء)۔ **فيض القدير شرح الجامع الصغير**۔ مصر: مکتبہ تجاریہ کبریٰ، ١٣٥٦ھ۔

٧٢. منذری، ابو محمد عبد العظیم بن عبد القوی بن عبد اللہ بن سلامہ بن سعد (٥٨١- ٦٥٦ھ/١١٨٥-١٢٥٨ء)۔ **الترغيب والترهيب من الحديث الشريف**۔ بیروت، لبنان: دارالکتب العلمیہ، ١٤١٧ھ۔

٧٣. نسائی، ابو عبد الرحمٰن احمد بن شعیب (٢١٥-٣٠٣ھ/٨٣٠-٩١٥ء)۔ **السنن**۔ حلب، شام: مکتب المطبوعات، ١٤٠٦ھ/١٩٨٦ء۔

٧٤. نسائی، احمد بن شعیب، ابو عبدالرحمٰن (٢١٥-٣٠٣ھ/٨٣٠-٩١٥ء)۔ **السنن الكبرى**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ١٤١١ھ/١٩٩١ء۔

٧٥. ابو نعیم، احمد بن عبد اللہ بن احمد بن إسحاق بن موسیٰ بن مہران أصبہانی (٣٣٦- ٤٣٠ھ/٩٤٨-١٠٣٨ء)۔ **حلية الأولياء وطبقات الأصفياء**۔ بیروت، لبنان: دار الکتاب العربی، ١٤٠٥ھ/١٩٨٥ء۔

٧٦. ابو نعیم، احمد بن عبد اللہ بن احمد بن إسحاق بن موسیٰ بن مہران أصبہانی (٣٣٦- ٤٣٠ھ/٩٤٨-١٠٣٨ء)۔ **دلائل النبوة**۔ حیدر آباد، بھارت: مجلس دائرہ معارف عثمانیہ، ١٣٦٩ھ/١٩٥٠ء۔

٧٧. نووی، ابو زکریا، یحییٰ بن شرف بن مری بن حسن بن حسین بن محمد بن جمعہ بن حزام (٦٣١-٦٧٧ھ/ ١٢٣٣-١٢٧٨ء)۔ **الأذكار من كلام سيد**

الأبرار۔ بیروت، لبنان: المکتبۃ العصریہ، ۱۴۲۳ھ/۲۰۰۳ء۔

۷۸. نووی، ابو زکریا، یحیٰ بن شرف بن مری بن حسن بن حسین بن محمد بن جمعہ بن حزام (۶۳۱۔۶۷۷ھ/۱۲۳۳۔۱۲۷۸ء)۔ **رياض الصالحين من كلام سيد المرسلين** ﷺ۔ بیروت، لبنان: دار الخیر، ۱۴۱۲ھ/۱۹۹۱ء۔

۷۹. وادیاشی، محمد بن علی بن احمد اندلسی (۷۲۳-۸۰۴ھ)۔ **تحفة المحتاج إلى أدلة المنهاج**۔ مکۃ المکرّمہ، سعودی عرب: دار حراء، ۱۴۰۶ھ۔

۸۰. ابن ہمام، محمد بن محمد بن علی بن راجی اللہ بن سرایا بن داود (۶۷۷۔۷۴۵ھ)۔ **سلاح المؤمن في الدعاء**۔ بیروت، لبنان: دار ابن کثیر، ۱۴۱۴ھ/۱۹۹۳ء۔

۸۱. ہیثمی، نور الدین ابو الحسن علی بن ابی بکر بن سلیمان (۷۳۵۔۸۰۷ھ/۱۳۳۵۔۱۴۰۵ء)۔ **مجمع الزوائد**۔ قاہرہ، مصر: دار الریان للتراث + بیروت، لبنان: دار الکتاب العربی، ۱۴۰۷ھ/۱۹۸۷ء۔

۸۲. ابو یعلی، احمد بن علی بن مثنی بن یحیٰ بن عیسیٰ بن ہلال موصلی تمیمی (۲۱۰۔۳۰۷ھ/۸۲۵۔۹۱۹ء)۔ **المسند**۔ دمشق، شام: دار المأمون للتراث، ۱۴۰۴ھ/۱۹۸۴ء۔

۸۳. ابو یعلی، احمد بن علی بن مثنی بن یحیٰ بن عیسیٰ بن ہلال موصلی تمیمی (۲۱۰-

٣٠٧ھ/٨٢٥-٩١٩ء)۔ **المعجم**۔ فيصل آباد، پاکستان: إدارة العلوم الأثريہ، ١٤٠٧ھ۔